مکتبہ افکارِ رضا

العزلة والانفراد

ترجمہ بنام

گوشہ نشینی

مؤلف

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ (وفات 281ھ)

اس میں آپ پڑھ سکیں گے:

1. نجات کیا ہے؟
2. صحابہ کرام کی نصیحتیں
3. اچھے لوگوں کی علامات
4. اولیائے کرام کی کرامات
5. گوشہ نشینی کیوں اختیار کریں؟
6. گوشہ نشینی کے فائدے

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ له ما یجری منه و مامضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت وجماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

العزلة والانفراد

ترجمہ بنام

گوشہ نشینی

مؤلف

امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ (وفات 281ھ)

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر

٨

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق محفوظ ہیں

رسالے کا نام	العزلۃ والانفراد
ترجمہ بنام	گوشہ نشینی
کاوش	سید کامران عطاری مدنی
صفحات	100
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470

فہرست

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس اللہ وحدہٗ لا شریک کے لیے ہیں جس نے انسان کو صحبت اور تنہائی دونوں کی حکمتیں سکھائیں اور درود و سلام ہو اس کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے امت کو اعتدال، بصیرت اور حالات کے مطابق درست طرزِ عمل کی تعلیم دی۔

اسلام ایک ہمہ جہت دین ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متوازن انداز میں سنوارتا ہے۔ اسی توازن کا ایک اہم باب **عزلت و خلوت** ہے۔ کبھی انسان کے لیے معاشرے میں رہ کر حق ادا کرنا افضل ہوتا ہے اور کبھی فتنوں کے غلبے، دلوں کی سختی اور اعمال کی کمزوری کے زمانے میں تنہائی اختیار کرنا ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اسی نازک اور اہم موضوع پر محدثِ جلیل، واعظِ بلیغ اور زاہدِ معروف امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد المعروف ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف "**العزلة والانفراد**" مرتب فرمائی۔

یہ کتاب محض ترکِ دنیا یا رہبانیت کی دعوت نہیں دیتی بلکہ قرآن و سنت، آثارِ صحابہ، اقوالِ تابعین اور سلف صالحین کے تجربات کی روشنی میں یہ واضح کرتی ہے کہ عزلت کب، کیوں اور کس حد تک اختیار کی جائے۔ امام ابن ابی الدنیا کا امتیاز یہ ہے کہ وہ دلوں کے امراض، نیتوں کے فساد اور اعمال کے باطن پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تصانیف صرف علمی نہیں بلکہ اصلاحی اور قلبی تاثیر رکھتی ہیں۔

”العزلة والانفراد“ میں مؤلف نے ایسے نصوص جمع کی ہیں جو انسان کو اپنی ذات کا محاسبہ کرنے، زبان کی حفاظت، نفس کی تربیت، ریا سے بچاؤ اور اللہ تعالیٰ سے خلوت میں تعلق مضبوط کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ یہ کتاب خاص طور پر ان ادوار کے لیے نہایت موزوں ہے جب معاشرتی شور، اخلاقی انتشار اور فکری انتشار انسان کے ایمان اور اخلاص کو کمزور کر دیتا ہے۔ آج کا دور، جہاں ہر طرف آوازیں، اسکرینیں اور لامتناہی مشاغل ہیں، اس کتاب کی افادیت کو مزید بڑھا دیتا ہے۔

زیرِ نظر اردو ترجمہ ”گوشہ نشینی“ اسی عظیم مقصد کو سامنے رکھ کر پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اردو دان طبقہ بھی اس قیمتی سرمایۂ فکر سے فائدہ اٹھا سکے۔ ترجمہ کرتے وقت حتی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ اصل متن کا مفہوم، روح اور تاثیر برقرار رہے اور عبارت کو سادہ، بامحاورہ اور قابلِ فہم اردو میں منتقل کیا جائے۔ بعض مقامات پر لفظی ترجمے کے بجائے مفہومی ترجیح دی گئی ہے تاکہ قاری تک بات پوری وضاحت کے ساتھ پہنچ سکے۔

یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ عزلت کا مفہوم اسلام میں مطلق کنارہ کشی نہیں، بلکہ ضرورت کے وقت دل اور دین کی حفاظت کے لیے محدود اور بامقصد تنہائی ہے۔ خود نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں غارِ حرا کی خلوت بھی ملتی ہے اور معاشرے میں فعال شرکت بھی۔ چنانچہ یہ کتاب قاری کو افراط و تفریط سے بچا کر ایک ایسا فکری معیار عطا کرتی ہے جس کی روشنی میں

وہ اپنے حالات کے مطابق درست فیصلہ کر سکے۔

"گوشہ نشینی" کا یہ ترجمہ خاص طور پر علم کے طالب، اہلِ دعوت، اصلاحِ نفس کے خواہاں افراد اور ان لوگوں کے لیے مفید ہے جو شورِ دنیا میں اپنے دل کی آواز کھوتے جا رہے ہیں۔ یہ کتاب قاری کو یہ احساس دلاتی ہے کہ کبھی خاموشی سب سے بڑی نصیحت ہوتی ہے اور کبھی تنہائی انسان کو اللہ کے سب سے زیادہ قریب کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ترجمے کو قبول فرمائے، اسے قارئین کے لیے نافع بنائے، ہمارے دلوں کو اخلاص، خشیت اور حکمت سے بھر دے۔

نوٹ: کسی بھی قسم کی غلطی پائیں تو "ادارہ افکار رضا" کو مطلع فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

وما توفيقي إلا بالله، عليه توكلت وإليه أنيب

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

(1) نجات کیا ہے؟

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہارے لئے کافی ہو اور اپنی خطا پر روؤ۔

(2) اس کے لئے خوش خبری ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو اپنی زبان پر قابو رکھے، اس کا گھر اس کے لئے کافی ہو اور وہ اپنی خطا پر روئے۔

(3) بیٹے کو نصیحت

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے رب سے ڈر، تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو، اپنی زبان کو قابو میں رکھ اور اپنی خطاؤں کو یاد کرکے روؤ۔

(4) زبان کو قابو میں رکھو

حضرت ابو عبد اللہ افنانی سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنی خطا پر روؤ اور تمہارا گھر

تمہارے لئے کافی ہو۔

(5)سب سے قابلِ تعجب شخص

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے نزدیک سب سے قابل تعجب وہ مرد ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، اپنے مال کو سنوارتا ہے، اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔

(6)کاش! اس کی جگہ میں ہوتا

حضرت عدسہ طائی سے مروی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شکار کیا ہوا پرندہ لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: کاش! اس شکار کیے پرندے کی جگہ میں ہوتا نہ میں کسی انسان سے بات کرتا، نہ کوئی مجھ سے بات کرتا، یہاں تک کہ میں اللہ پاک سے ملاقات کرتا۔

(7)لوگ تنہائی سے بدتر ہیں

حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو الجہیم حارث بن صمہ رحمۃ اللہ علیہ انصار کی مجالس میں نہیں بیٹھتے تھے۔ جب ان سے اس تنہائی کی حکمت پوچھی جاتی تو فرماتے: لوگ تنہائی سے بھی بدتر ہیں۔

(8)انسانوں کو انسان ہی بگاڑتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر وسوسوں کا خوف نہ

ہو تا تو میں ایسی جگہ چلا جاتا جہاں کوئی انسان نہ ہو، کیونکہ انسانوں کو انسان ہی بگاڑتے ہیں۔

(9) بعض بدری صحابہ کا عمل

حضرت سیار بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشج رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا: تمہارے چچا کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: وہ اتنے عرصے سے گھر میں ہی رہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت بکیر نے فرمایا: بدری صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سے کئی حضرات نے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اپنے گھروں کو لازم پکڑ لیا تھا اور وہ اپنے گھروں سے (وفات کے بعد) صرف اپنی قبروں کی طرف نکلے۔

(10) لوگوں کی مجالس میں نہیں بیٹھتے تھے

حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: حضرت ابو جہیم انصاری رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔ آپ لوگوں کی مجالس میں نہیں بیٹھتے تھے بلکہ اپنے گھر میں الگ تھلگ رہتے تھے۔ لوگوں نے آپ سے کہا: کتنا اچھا ہو اگر آپ لوگوں کے ساتھ اور وہ آپ کے پاس بیٹھا کریں۔ آپ نے جواب دیا: میں نے لوگوں کی قربت کو برا پایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ ان کے ساتھ رہتے تھے، اور انہیں فتنوں کے بارے میں احادیث سنایا کرتے تھے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ساتھ شام میں ایک معاملہ درپیش آیا تو حضرت ابو جہیم نے فرمایا: آپ مجھے جو

احادیث سنایا کرتے تھے اب ان کا ظہور ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے قسم کھائی کہ کبھی ان سے بات نہیں کریں گے۔

(11) میرے پاس کوئی نہ آئے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کوئی شخص ہو جو میرے مال کا خیال رکھے، پھر میں دروازہ بند کرلوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے یہاں تک کہ میں اللہ پاک سے جاملوں۔

(12) بہترین آدمی

حضرت ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سب سے بہتر آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے انتظار میں ہے کہ وہ (دشمن پر) حملہ کرے یا اس پر حملہ کیا جائے۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں اس کے بعد دوسرے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حجازِ مقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ شخص جو چند بکریوں کے ساتھ ہے، نماز قائم کرتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، اپنے مال میں اللہ پاک کا حق پہچانتا ہے، اور لوگوں کی شرارتوں سے کنارہ کش رہتا ہے۔

(13) گوشہ نشینی میں سے حصہ حاصل کرو

حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشہ نشینی میں سے اپنا حصہ ضرور حاصل کرو۔

(14) گوشہ نشینی عبادت ہے

حضرت عمیر بن ریان سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: گوشہ نشینی عبادت ہے۔

(15) بہترین مال

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمان کا بہترین مال بکری ہو گا جسے لے کر وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔

(16) سب سے اچھی زندگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: آدمی کی سب سے اچھی زندگی وہ ہے جو جہاد میں گھوڑے کی پیٹھ پر سوار اس کی باگ پکڑے دوڑتے بسر ہو، جہاں سے دشمن کی آواز آئے تو فوراً مقابلہ کرنے کے لئے اس جانب کا رخ کرے، (اللہ کی راہ میں) شہادت اور (دشمن کے) قتل کی تلاش میں رہے۔ اور اس انسان کی زندگی بھی اچھی ہے جو اپنی بکریوں کو لے کر تنہا کسی پہاڑ کی چوٹی یا پہاڑی میدان میں رہتا

ہو، نماز قائم کرتا، زکوٰۃ دیتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اسے (اسی حالت میں) موت آجائے اور وہ لوگوں کا خیر خواہ بھی ہو۔

(17) دو بہترین افراد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین مرتبے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے اللہ کی راہ میں (جہاد میں شریک) ہو۔ کیا میں تمہیں اس کے بعد سب سے بلند مرتبہ شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو الگ تھلگ اپنی بکریوں کے ریوڑ میں ہو، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، اللہ پاک کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

(18) ایک زمانہ ایسا آئے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سب سے اچھے مرتبے والا شخص وہ ہو گا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے راہِ خدا میں رہے، جب بھی دشمن کی آواز سنے تو گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر شہادت کی تلاش میں چل پڑے۔ اور وہ شخص بھی (اچھے مرتبے والا ہو گا) جو ان پہاڑی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور بھلائی کے علاوہ دیگر معاملات میں لوگوں کو چھوڑ دے۔

(19)بری صحبت سے نجات کا ذریعہ

حضرت اسماعیل بن اُمیہ کا بیان ہے: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشہ نشینی، بری صحبت سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(20)لوگوں کے شر سے بچو

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: اللہ سے ڈرو اور لوگوں کے شر سے بچو۔

(21)لوگوں سے دور رہو

حضرت بکر عابد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: لوگوں سے ایسے دور رہو جیسے درندوں سے دور رہتے ہو۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: دنیا سے بے رغبتی کے طور پر یقین کافی ہے، عبادت کے لئے علم کافی ہے جبکہ مصروفیت کے طور پر عبادت کافی ہے۔

(22)انسان کے لئے بہترین چیز

حضرت احمد بن یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: انسان کے لئے سب سے بہتر چیز ایک بل (یعنی چھوٹی سی جگہ) ہے جس میں وہ داخل ہو جائے (یعنی گوشہ نشینی اختیار کرلے)۔

(23)مسلمانوں کے گھر

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گھر ان کی عبادت گاہیں ہیں۔

(24)سب سے کم عیب

حضرت قیس سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آدمی کے لئے سب سے کم عیب یہی ہے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

(25)بازاروں کی مجلسوں سے بچو

حضرت سلیم بن عامر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان شخص کے لئے بہترین عبادت گاہ اس کا گھر ہے، جہاں وہ اپنی زبان، شرمگاہ اور نظر کی حفاظت کرے۔ بازاروں کی مجلسوں سے بچو، کیونکہ وہ غفلت میں ڈالتی اور فضول باتوں میں مشغول کرتی ہیں۔

(26)سلامتی تنہائی میں ہے

امام اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت مکحول دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر فضیلت جماعت میں ہے تو سلامتی تنہائی میں ہے۔

(27)ایمان چھن جانے کا خوف

حضرت بکر بن سوادہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص لوگوں سے الگ تھلگ اکیلا رہتا تھا۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں! کیا چیز تمہیں لوگوں سے الگ رہنے پر آمادہ کرتی ہے؟ اس نے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا دین مجھ سے چھین نہ لیا جائے اور مجھے خبر بھی نہ ہو۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ لشکر میں سوا ایسے آدمی ہیں جو وہی خوف رکھتے ہوں جو تم رکھتے ہو؟ پھر وہ

تعداد کم کرتے گئے یہاں تک کہ دس تک پہنچ گئے۔ میں نے یہ بات شام کے ایک شخص سے بیان کی تو اس نے کہا: وہ (الگ تھلگ رہنے والے) حضرت شرحبیل بن سمط رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

(28)لوگ تنہائی سے بدتر ہیں

حضرت ابن غزیہ سے روایت ہے: حضرت ابو جہیم حارث بن صمہ رحمۃ اللہ علیہ انصار کی مجالس میں نہیں بیٹھتے تھے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا جاتا تو فرماتے: لوگ تنہائی سے بدتر ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: میں جب تک زندہ رہوں کسی کی امامت نہیں کروں گا، کسی جانور پر سواری نہیں کروں گا مگر اس حال میں کہ (اس کے بارے میں) اللہ کے سامنے ضامن ہوں۔

لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے زیادہ عبادت گزار اور ریاضت کرنے والا سمجھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے کبھی جدا نہیں ہوتے تھے۔

(29)لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا نقصان

حضرت ابراہیم بن اشعث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص تنہائی سے وحشت محسوس کرے اور لوگوں سے انسیت حاصل کرے وہ ریاکاری سے نہیں بچ سکتا۔

آپ مزید فرماتے ہیں: جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے وہ سلامت نہیں رہتا اور ان دو میں سے ایک چیز سے نہیں بچ سکتا: جب وہ غلط باتوں میں مشغول ہوں تو یہ بھی ان کے ساتھ مشغول ہو جائے گا، یا پھر اپنے ہم نشینوں

کی طرف سے کسی برائی کو دیکھ یا سن کر بھی خاموش رہتا ہے، اس کو بدلتا نہیں، یوں وہ گناہگار ہوتا ہے اور اس گناہ میں ان کا شریک بن جاتا ہے۔

(30)ریاکاری میں مبتلا ہونے کا ایک سبب

حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت نصر بن یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اسے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا پڑتا ہے اور جو ان سے اچھا سلوک کرتا ہے وہ ریاکاری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(31)لوگوں سے بے نیازی اختیار کرو

ابو مہلہل حضرت سعید بن صدقہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے قبرستان لے گئے، وہاں لوگوں کے راستے سے الگ ایک طرف ہو گئے اور رونے لگے، پھر فرمایا: اے ابو مہلہل! اگر تم سے یہ ہو سکے کہ اس زمانے میں کسی سے ملاقات نہ کرو تو ایسا ہی کرو، تمہاری توجہ اپنے معاملات کی درستی پر ہونی چاہیے۔ ان حکمرانوں کے پاس جانے سے بچو، اپنی ضرورتوں کی تکمیل کے لئے اللہ پاک کی طرف رجوع کرو اور اسی سے اپنا حالِ دل بیان کرو۔ لوگوں سے بے نیازی اختیار کرو اور اپنی حاجات اس ہستی کی بارگاہ میں پیش کرو جس کے یہاں کوئی حاجت بڑی نہیں ہے۔

مزید فرمایا: اللہ کی قسم! آج میں کوفہ میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں جانتا کہ اگر میں مجبور ہو کر اس سے دس درہم قرض مانگوں تو وہ مجھے قرض دے اور

اسے چھپا کر رکھے، بلکہ وہ ادھر ادھر جا کر کہے گا: سفیان نے مجھ سے قرض مانگا تو میں نے اسے قرض دیا۔

(32) بھلائی کس میں ہے؟

حضرت فضیل بن عبد الوہاب بیان کرتے ہیں: میری بہن جو محمد سے بڑی ہیں، انہوں نے مجھے بتایا: (محمد بن حسن کا بیان ہے): میں حضرت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کرنے ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت دے دی، میں کمرے کے دروازے پر ہی بیٹھ گیا اور کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! آپ یہاں اکیلے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ پاک تم پر بھی رحم فرمائے! کیا تنہائی اور گوشہ نشینی کے علاوہ بھی اب کسی چیز میں انسیت ہے؟ کوئی آپ کے لئے دکھاوا کرے یا آپ کسی کے لیے تکلف کریں تو پھر بھلائی کس میں ہے؟

(33) لوگوں سے کنارہ کشی کر لی

حضرت عمیر بن صدقہ بیان کرتے ہیں: حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ میرے دوست تھے اور ہم دونوں امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ درس میں اکٹھے بیٹھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور دور ہو گئے۔ میں ان کے پاس گیا اور کہا: اے ابو سلیمان! آپ نے ہم سے بے رخی کیوں اختیار کر لی؟ انہوں نے فرمایا: اے ابو محمد! تمہاری وہ مجلس آخرت کے کاموں میں سے نہیں ہے۔ پھر کہنے لگے: استغفر اللہ، استغفر اللہ، اور اٹھ کر مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

(34)آیت سنانے کی فرمائش

حضرت خلف بن حوشب کا بیان ہے: حضرت ربیع بن ابی راشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے سامنے اس آیت کی تلاوت کرو: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے۔(پ 17، الحج:5) میں نے وہ آیت ان کے سامنے پڑھی تو رونے لگے، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اگر (عوام میں رائج) بدعات (کا ردو ابطال میری ذمہ داری) نہ ہوتی تو میں پہاڑوں میں جا کر بس جاتا۔

(35)عافیت کے دس حصے

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عافیت (سلامتی) کے دس حصے ہیں: ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں جبکہ ایک حصہ لوگوں سے کنارہ کشی میں ہے۔

(36)گوشہ نشینی سے پہلے علم حاصل کرو

حضرت محمد بن نصر حارثی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلے دین کی سمجھ حاصل کرو، پھر گوشہ نشینی اختیار کرو۔

(37)خفیہ جگہ جاکر روتے

حضرت معلی بن زیاد سے مروی ہے: حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک خفیہ جگہ تھی جہاں وہ جاکر روتے تھے۔

(38)لوگوں سے دور بھاگو

حضرت بکر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے

مجھ سے فرمایا: لوگوں سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

(39) گوشہ نشینی عبادت ہے

حضرت ولید بن مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گوشہ نشینی اختیار کر، کیونکہ یہ عبادت ہے۔

(40) ایسی جگہ رہو جہاں تمہیں کوئی نہ پہچانے

حضرت عبد اللہ بن مرزوق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کرنے کے لئے عرض کیا: آپ کے خیال سے مجھے کہاں رہنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: (مکہ مکرمہ کے قریب) مر الظہران میں، جہاں تمہیں کوئی پہچاننے والا نہ ہو۔

(41) لوگوں سے جان پہچان کم رکھو

حضرت خلف بن اسماعیل برزانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو، تمہاری غیبت بھی کم ہو گی۔

(42) مؤمن کی خوشی

حضرت زکریا بن عدی کا بیان ہے: میں نے یمن میں ایک عبادت گزار شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: مؤمن کی خوشی اور اس کا لطف اپنے پروردگار سے تنہائی میں مناجات کرنے میں ہے۔

(43) اختلاف کا نقصان

حضرت عطاء بن مسلم خفاف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفیان

ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے عطاء! لوگوں سے محتاط رہو اور مجھ سے بھی محتاط رہو۔ اگر میں ایک انار کے معاملے میں کسی کی مخالفت کروں کہ وہ اسے ترش بتائے اور میں اسے میٹھا کہوں یا وہ اسے میٹھا بتائے اور میں اسے ترش کہوں تو مجھے خوف ہے کہ وہ میرا خون جلائے گا۔

(44) گوشہ نشین کی پرہیز گاری

حسین بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ ایک دانا شخص نے فرمایا: کیا تم گوشہ نشین شخص کو نہیں دیکھتے کہ کہ اس کی پرہیز گاری کتنی پیاری ہے، اس کا طرزِ زندگی کتنا بلند ہے، اس کی قناعت کتنی معتدل ہے، لوگ اس سے امن میں ہیں۔ اگر اسے (دنیا سے) روک دیا جائے تو اس کے غم کم ہوتے ہیں، اگر کوئی مصیبت پہنچے تو اس کا افسوس کم ہوتا ہے، اگر کچھ حاصل کرے تو اس پر زیادہ حقوق لازم نہیں آتے، اگر تنگ دستی آئے تو صبر اس پر بھاری نہیں ہوتا، اگر قناعت کرے تو موت بھی اسے تنگ نہیں کرتی، اور اگر کچھ طلب کرے تو کثرتِ مال اسے ذلیل نہیں بناتی۔ وہ نہ تو دوسروں سے پہنچنے والے درد کی شکایت کرتا ہے اور نہ کسی چیز سے ڈرتا ہے سوائے اپنی جان کے۔ اس کے برعکس جو شخص دنیا داری میں مبتلا ہے وہ زمانے کے نشانے پر رہتا ہے، دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں کا سیدھا شکار ہوتا ہے۔ اس کی مشقت دائمی جبکہ راحت تھوڑی ہوتی ہے۔ اپنے مال کا بدترین حصہ اس کا نصیب ہوتا ہے، وہ گردشِ لیل و نہار سے خوفزدہ رہتا ہے، زمانہ اسے نقصان پہنچانے اور آزمائش میں ڈالنے سے نہیں

تھکتا۔ وہ ہمیشہ چند چیزوں کے درمیان گھرا رہتا ہے: ایک حاکم جو اسے تنگ کرتا ہے، ایک دشمن جو اس پر ظلم کرنا چاہتا ہے، لوگوں کے حقوق جو اسے ملامت کرتے ہیں، اس کی برابری کے لوگ جو اس سے حسد کرتے ہیں، اور اس کی اولاد جو اس کی موت کی آرزو رکھتی ہے۔ اس کا حاکم اس پر سختی کرتا ہے، ہم مرتبہ لوگ حسد رکھتے ہیں جبکہ دشمنوں کی طرف سے ظلم کا سامنا ہوتا ہے جبکہ حقوق والے برا بھلا کہتے ہیں۔ نہ تو وہ اس مقام تک پہنچتا ہے کہ قناعت کرکے دائمی خوشی حاصل کرے نہ دنیا کو ترک کرتا ہے کہ حسد سے محفوظ رہے اور نہ بقدرِ ضرورت مال پر راضی ہوتا ہے کہ لوگوں کے حقوق کے بوجھ سے نجات ملے۔

(45) تنہائی میں انسیت

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبدالرحمن نے مجھے یہ شعر سنایا: (ترجمہ:)

میں نے تنہائی اختیار کی تاکہ کبھی کبھی اسی تنہائی سے راحت پاؤں، کیونکہ تنہائی میں اس شخص کے لیے انسیت ہے جس کے ساتھ ہم نشینوں نے بے وفائی کی ہو۔

(46) تنہائی خوش آئند ہے

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبدالرحمن نے مجھے یہ شعر سنایا: (ترجمہ:)

کسی ہم نشین سے تنہائی کتنی خوش آئند ہے، جب ساتھی کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو۔

(47)لوگوں کی قیمت

حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبد الرحمن نے مجھے یہ شعر سنایا:(ترجمہ:)

اپنے دل کو لوگوں کی طرف سے ہٹالو، اور تنہائی سے انسیت حاصل کرو، ہم نے تجربے سے یہ سیکھا ہے کہ کسی کی قیمت ایک پیسے کے برابر بھی نہیں ہے۔

اور یہ شعر بھی سنایا:

جس نے لوگوں کو آزمائے بغیر ان کی تعریف کی، پھر انہیں آزمایا تو جن کی تعریف کرتا تھا انہی کو ملامت کرنے لگا، پھر وہ تنہائی سے مانوس ہو گیا، اب اسے اپنے قریب والے بھی وحشت میں ڈال دیتے ہیں اور دور والے بھی۔

(48)تنہائی کتنی اچھی چیز ہے

عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ حسین نے مجھے بتایا: ایک مرتبہ ایک دیہاتی عورت نے کہا: تنہائی کتنی اچھی چیز ہے! کیا میرا اخلاق اس سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہو جاتا؟

(49)اللہ پاک کے ساتھ کبھی وحشت نہیں ہو سکتی

حضرت شعیب بن حرب سے روایت ہے: میں کوفہ میں مالک بن مغول کے پاس ان کے گھر گیا، وہ اپنے گھر میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان

سے کہا: کیا آپ کو اس گھر میں تنہا رہنے سے وحشت نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو اللہ پاک کے ساتھ ہو، اسے کبھی وحشت نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابن ابی روح کہتے ہیں: حضرت سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے میں تنہائی سے وحشت کھاتا تھا لیکن اب مجھے اس سے انس ملتی ہے۔

(50) قرآنِ کریم میرا انیس ہے

حضرت سہل بن عاصم سے روایت ہے: طرسوس شہر میں ایک شخص سے پوچھا گیا: کیا یہاں کوئی ہے جس سے تمہیں انسیت حاصل ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کون؟ اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر قرآن شریف اٹھایا، اپنی گود میں رکھا اور کہا: یہ۔

(51) اس کی وحشت کبھی دور نہ ہو

حضرت سلم بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو قرآن سے انسیت نہ رکھے تو اللہ پاک اس کی وحشت کو کبھی دور نہ کرے۔

(52) یہ جگہ تنگ محسوس نہیں ہوتی؟

حضرت حسین بن عبد الرحمٰن ایک شخص سے روایت کرتے ہیں: میں مصیصہ شہر میں ایک صاحب کے پاس گیا جو ایک ایسے کمرے میں رہتے تھے جس میں ان کا گھوڑا، گھوڑے کا چارہ اور اس کا کپڑا اسب کچھ رکھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا:

کیا آپ کو اس تنگ جگہ میں گھٹن محسوس نہیں ہوتی؟ وہ رونے لگے اور جواب دیا: جب میں قبر، اس کی تنگی اور اندھیرے کو یاد کرتا ہوں تو یہ جگہ مجھے کشادہ معلوم ہوتی ہے، اور میں (دنیا کی دوسری چیزوں سے) بے پرواہ ہو جاتا ہوں۔

(53)پیسے قبول نہ کئے

حضرت سلیمان خواص رحمۃ اللہ علیہ بیروت میں تھے تو حضرت سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس گئے اور پوچھا: آپ اندھیرے میں کیوں بیٹھے ہیں؟ جواب دیا: قبر کا اندھیرا اس سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ پوچھا: آپ کسی ساتھی کے بغیر اکیلے کیوں ہیں؟ فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میرے ساتھ کوئی رفیق ہو اور میں اس کا حق ادا نہ کر سکوں۔ حضرت سعید نے فرمایا: یہ دراہم لے لیجئے، قیامت کے دن ہم ان دراہم کے بارے میں آپ کے حق کی گواہی دیں گے۔ حضرت سلیمان خواص نے فرمایا: اے سعید! میرا نفس تمہاری اس پیشکش کو بڑی مشکل کے بعد ہی قبول کر پائے گا۔ مجھے پسند نہیں کہ میں نفس کو تمہارے ان درہموں جیسی عادت لگاؤں کہ اگر مجھے دوبارہ حاجت ہوئی تو پھر اس طرح درہم کہاں سے ملیں گے؟ مجھے ان کی کوئی حاجت نہیں۔

(54)لوگوں سے دوری

حضرت سلیمان خواص رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا: لوگ شکایت کر رہے تھے کہ آپ ان کے پاس سے گزرے مگر سلام نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! ایسا اس لئے نہیں ہوا کہ میں خود کو فضیلت والا سمجھتا ہوں، بلکہ میں تو

اس بد خلق شخص کی طرح ہوں جسے اشتعال دلایا جائے تو بھڑک اٹھے اور جب میں لوگوں کے ساتھ بیٹھوں گا تو میری پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں باتیں پیش آئیں گی۔

(55)چالیس سال سے تنہائی کی عادت بنا رہا ہوں

حضرت ابراہیم بن عبد الملک روایت کرتے ہیں: ایک شخص مکۂ مکرمہ میں حضرت شعیب بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا: کیوں آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کا دل بہلاؤ۔ ارشاد فرمایا: تم میرا دل بہلانے آئے ہو، حالانکہ میں چالیس سال سے تنہائی کی عادت بنا رہا ہوں۔

(56)عبادت شراکت داری سے نہیں ہوتی

حضرت ابراہیم بن عبد الملک کا بیان ہے: ایک شخص حضرت ابن صیاد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا: میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی! عبادت شراکت داری سے نہیں ہوتی، اور جو شخص اللہ پاک سے انس نہیں رکھتا وہ کسی چیز سے انس نہیں رکھ سکتا۔

(57)صحابی کی خواہش

حضرت شمر بن عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے اور لوگوں کے درمیان

لوہے کا ایک دروازہ ہو، نہ کوئی مجھ سے بات کرے اور نہ میں کسی سے بات کروں یہاں تک کہ میں اللہ پاک سے جاملوں۔

(58)دو صحابہ کی گوشہ نشینی

حضرت بُکیر یا حضرت یعقوب بن اشج سے مروی ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما نے (مدینۂ منورہ کے قریب) وادیِ عقیق میں اپنے گھروں کو لازم پکڑ لیا تھا، نمازِ جمعہ وغیرہ کے لئے بھی مدینۂ منورہ نہیں آتے تھے یہاں تک کہ دونوں حضرات کی وفات بھی عقیق ہی میں ہوئی۔

(59)اس شخص پر تعجب ہے

حضرت بدر بن معاذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ ماجد کو حضرت کُرز بن وبرہ سے یہ فرماتے سنا: آپ مسجد میں کیوں نہیں بیٹھ جاتے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں مسجد میں بیٹھ جاؤں، پھر یا تو کوئی ایسی بات سنوں جو مجھے پسند آئے تو کان لگا کر اسے سنوں، یا کوئی ایسی بات سنوں گا جو مجھے ناگوار گزرے تو وہ میرے دل کو مشغول کر دے۔ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جس کے پاس قرآنِ کریم موجود ہے اور پھر بھی وہ لوگوں سے باتیں کرنے کی رغبت رکھتا ہے۔

(60)مساجد میں تین قسم کی جماعتیں ہوتی تھیں

حضرت ابو عبد اللہ انطاکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مساجد میں (پہلے زمانے میں) تین قسم کے لوگ ہوتے

تھے: ایک جماعت وہ تھی جو خاموش رہتی اور سلامت رہتی، دوسری وہ جماعت تھی جو اللہ پاک کے ذکر میں مشغول رہتی اور ان کے نامۂ اعمال میں ذکر بلند ہوتا تھا، تیسری وہ جماعت جو نماز میں مشغول ہوتی، اور نماز تو اللہ پاک کی طرف سے ان کے لئے نور ہے۔ پھر ان (نیک لوگوں) کے بعد کچھ لوگ آئے جو گھروں کے کونوں اور بازاروں کی مجالس سے نکل کر (مساجد میں) بیٹھنے لگے، ان کی مجلسوں کا نتیجہ صرف بے فائدہ باتیں، گمانوں کے تیر، غیبت میں لذت، اور ایک دوسرے تک چغلیاں پہنچانا بن گیا۔

(61) کس کی ہم نشینی اختیار کی جائے؟

حضرت شعیب بن حرب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کس کی ہم نشینی اختیار کی جائے؟ اس کی جو تمہاری لغزش کو یاد رکھتا ہو؟ یا اس لڑکے کی جو تمہیں مشقت میں ڈال دے؟

(62) دو قسم کے لوگ

حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت داود طائی رحمۃ اللہ علیہ سے میری گفتگو ہوئی، میں نے ان سے کہا: کیا ہی اچھا ہو کہ آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھا کریں۔ ارشاد فرمایا: تم دو قسم کے لوگوں کے درمیان ہوگے: (۱) بچوں کے جو تمہاری عزت نہیں کریں گے اور (۲) بڑوں کے جو تمہیں تمہارے عیب گنوائیں گے۔

(63) صرف دو قسم کے آدمیوں کے ساتھ بیٹھو

حضرت حسن بن صباح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت شعیب بن

حرب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا: صرف دو قسم کے آدمیوں کے ساتھ بیٹھو: یا تو ایسے شخص کے ساتھ بیٹھو جو تمہیں نیکی سکھائے اور تم اس کی بات قبول کرو، یا پھر ایسے شخص کے ساتھ جسے تم نیکی سکھاؤ اور وہ تم سے قبول کرے۔ ان دو کے علاوہ تیسری قسم کے شخص سے دور بھاگو۔

(64) راستے میں نہ بیٹھنے کی وجہ

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے: حضرت ربیع بن خُثَیم رحمۃ اللہ علیہ نے جب سے ازار بند باندھنا سیکھا (یعنی بالغ ہوئے)، کبھی راستے میں نہیں بیٹھے۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں کوئی شخص دوسرے پر جھوٹ باندھ دے تو مجھے گواہی دینی پڑے، یا کوئی قافلہ گزرے تو مجھے نظر جھکانی پڑ جائے۔

(65) تیس سال سے موت کی تیاری کرنے والے

حضرت ابو سعید بقال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کوفہ میں ایک صاحب کو دیکھا جو تیس برس سے موت کی تیاری میں لگے ہوئے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے: نہ میرا کسی پر کوئی حق باقی ہے، اور نہ کسی کا مجھ پر کوئی حق ہے، اللہ پاک کے ذکر کے علاوہ نہ تو میں کسی سے بات کرنا چاہتا ہوں، اور نہ کوئی مجھ سے بات کرتا ہے۔

حضرت ابو سعید بقال رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: یہ صاحب اکثر قبرستانوں بیابانوں میں جا کر ٹھہرا کرتے تھے۔

(66) قبرستان میں رہنے والے بزرگ

حضرت سلیمان بن حیان ابو خالد احمر بیان کرتے ہیں: حضرت عطوان بن عمرو تمیمی ایک گوشہ نشین شخص تھے جو کوفہ کے پیچھے قبرستان میں رہا کرتے تھے۔ ایک دن کچھ لوگ آپ سے ملاقات کے لئے وہاں آئے تو دیکھا کہ آپ قبروں کے درمیان بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ آپ کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آپ ہوش میں آئے تو ان سے شرم کے مارے اٹھ بیٹھے اور پھر معذرت کے انداز میں فرمانے لگے: کبھی کبھی مجھ پر نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے، اور کبھی تھکن ہو جاتی ہے، تو میں اس طرح لیٹ جاتا ہوں۔

(67) مہمان نوازی کرنے والا بے مثال ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اس شخص کی مثل کوئی نہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر راہِ خدا میں چلا جائے اور لوگوں کے شر سے بچ جائے اور اس شخص کی مثل بھی کوئی نہیں جو اپنی نعمتیں اپنے مہمان پر خرچ کرتے ہوئے اس کی ضیافت کرے اور اسے اس کا حق دے۔

(68) پہلے کے لوگ تنہائی پسند تھے

حضرت عبد اللہ بن وہب روایت کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا: پہلے کے لوگ تنہائی اور دوسروں سے کنارہ کشی کو پسند

کرتے تھے۔ حضرت سالم ابو نضر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ آپ بسا اوقات حضرت ربیعہ کے حلقے میں آکر بیٹھ جاتے، لوگ آپ کے بیٹھنے کو پسند کرتے تھے۔ پھر جب اس حلقے میں لوگ زیادہ ہوگئے اور بہت باتیں ہونے لگیں تو آپ نے اس حلقے کو چھوڑ دیا۔

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلے لوگ عموماً گوشہ نشین اور تنہائی پسند تھے، حضرت محمد بن عبد الرحمن بھی تنہائی پسند، حج اور جہاد میں شرکت کرنے والے تھے۔

(69) فجر و عصر کے بعد خلوت نشینی

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عیاش کے آزاد کردہ غلام حضرت زیاد ایک گوشہ نشین شخص تھے جو بمشکل ہی کسی کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ عصر اور فجر کے بعد تنہا رہا کرتے تھے۔

(70) کس چیز نے لوگوں سے بے نیاز کر دیا ہے؟

حضرت شرحبیل بیان کرتے ہیں: ایک بزرگ جنہیں ابراہیم بن عبد اللہ مدینی کہا جاتا تھا اور وہی ابنِ میمون بھی کہلاتے تھے، لوگوں نے ان سے متعلق حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا: یہاں ایک آدمی ہے جسے ہم نے کبھی کسی کے ساتھ بیٹھا نہیں دیکھا، وہ ہمیشہ ایک ستون کے پیچھے تنہا بیٹھے رہتے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو تو مجھے بتانا۔ ایک دن لوگ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان صاحب کے پاس سے

گزرے تو ان کی طرف اشارہ کرکے کہا: یہ وہ صاحب ہیں جن کے بارے میں ہم نے آپ کو بتایا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ جاؤ، میں ان سے ملتا ہوں۔ پھر آپ نے ان کے پاس جاکر فرمایا: اے بندۂ خدا! مجھے لگتا ہے کہ تمہیں تنہائی پسند ہے، تم لوگوں سے میل جول کیوں نہیں رکھتے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے لوگوں کے ساتھ ملنے سے وہی چیز روکتی ہے جس نے مجھے لوگوں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ حضرت حسن نے پوچھا: تم اس شخص کے پاس جاکر کیوں نہیں بیٹھے جسے حسن بصری کہتے ہیں؟ ان صاحب نے جواب دیا: ایک چیز نے مجھے حسن اور لوگوں سے بے نیاز کرر کھا ہے۔ حضرت حسن بصری نے پوچھا: اللہ تمہارا بھلا کرے! کس چیز نے تمہیں حسن اور لوگوں سے بے نیاز کر دیا ہے؟ جواب دیا: میں ایک گناہ اور ایک نعمت کے درمیان صبح و شام کرتا ہوں، گناہ سے معافی طلب کرنا اور نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا مجھے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ یہ سن کر حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے بندۂ خدا! میرے نزدیک تم حسن بصری سے زیادہ فقیہ ہو، تم جس حال پر ہو اسی پر قائم رہو۔

(71) کب تک اس حال میں رہو گے؟

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: انصار میں سے ایک صاحب نے ہمارے پاس آکر میرے اصحاب سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ ہم فلاں نیک شخص کے پاس جائیں تاکہ اس کا حق ادا کریں اور اللہ سے دعا کریں کہ ہمیں اس سے ایسی بات سننے کو ملے جس سے ہمیں فائدہ ملے۔ پھر ہم ان صاحب

کے پاس گئے جو اپنے آپ میں مصروف رہتے تھے، اکثر اپنے نفس سے گفتگو کرتے اور اپنی ٹھوڑی کو سینے سے لگائے بیٹھے رہتے تھے۔ ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، سر اٹھا کر ہمیں دیکھا اور پھر دوبارہ اپنی سابقہ حالت پر چلے گئے۔ ہم کافی دیر ان کے پاس موجود رہے لیکن نہ تو انہوں نے ہم سے گفتگو کی اور نہ ہمیں ان سے بات کرنے کی جرات ہوئی۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو اٹھنے کا اشارہ کیا، جب انہوں نے محسوس کیا کہ ہم کھڑے ہو گئے ہیں تو سر اٹھا کر ہمیں دیکھا۔ انہوں نے ہمیں ویسی حالت میں نہیں پایا جیسی حالت ان کے اصحاب کی ہوتی تھی اس لئے فرمایا: تم لوگ کب تک ایسے ہی رہو گے؟ تم جانوروں کی طرح صبح کرتے ہو۔ پھر فرمایا: تم لوگوں نے واعظین کو تھکا دیا ہے۔ اتنا فرما کر وہ دوبارہ اپنی پہلی حالت میں واپس چلے گئے، اللہ کی قسم! نہ تو انہوں نے مزید کچھ کہا اور نہ ہم نے کوئی اور بات کی۔

(72) اپنے ٹھکانے کو پوشیدہ رکھو

محمد بن یزید ایک شخص سے روایت کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گزرا تو وہ ایک ستون کے پیچھے تنہا تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے دوست تھے، میں نے جا کر انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ آپ نے پوچھا: اے بھائی! کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو اکیلا پایا تو موقع غنیمت جان کر آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم میرے پاس نہ بیٹھتے تو یہ تمہارے لئے اور میرے لئے بہتر ہوتا، اب تمہیں انتخاب

کرنا ہے: یا میں تمہارے پاس سے اٹھ جاؤں، اللہ کی قسم! یہ تمہارے لئے اور میرے لئے بہتر ہے، یا پھر تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ میں نے کہا: میں چلا جاتا ہوں، اے ابو علی! مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ پاک مجھے فائدہ عطا فرمائے۔ ارشاد فرمایا: اے بندۂ خدا! اپنے ٹھکانے کو پوشیدہ رکھو، اپنی زبان کی حفاظت کرو، اور اللہ پاک سے اپنے اور مؤمنین و مؤمنات کے گناہوں کی معافی چاہو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔

(73) کھانا پانی رکھنے سے منع کر دیا

حضرت عبد اللہ بن عبید کا بیان ہے کہ میں اپنے والد حضرت عبید بن عمیر کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ اس دوران ہم ایک صحرا میں داخل ہوئے، جب ہم اس کے درمیان پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ میرے والد نے انتظار کیا کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر ان کی طرف متوجہ ہوں لیکن ایسا نہ ہوا تو انہوں نے کہا: اے شخص! ہم تمہیں اس ویرانے میں دیکھ رہے ہیں کہ تمہارے پاس کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے لئے کچھ کھانا اور پانی چھوڑ جائیں۔ اس شخص نے (نماز میں ہی) اشارہ کر کے ہمیں ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ خدا کی قسم! ہم وہاں سے چلے بھی نہ تھے کہ ایک بادل اٹھا اور بارش ہونے لگی جس سے اس شخص کے ارد گرد سب کچھ سیراب ہو گیا۔ ہم وہاں سے آگے روانہ ہوئے، جب ہم پہلی آبادی میں پہنچے تو میرے والد نے وہاں کے لوگوں سے ان صاحب کا تذکرہ کیا۔ لوگوں نے انہیں پہچان

لیا اور کہا: یہ بزرگ جہاں بھی ہوتے ہیں وہاں بارش ضرور ہوتی ہے۔

(74) قبر سے کستوری کی خوشبو

حضرت عبد اللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں ایک جزیرے کی طرف جانے کے لئے روانہ ہوا اور کشتی میں سوار ہوا۔ وہ کشتی ہمیں ایک ویران بستی کے کنارے لے گئی جو پہاڑ کے دامن میں واقع تھی اور وہاں کوئی نہ تھا۔ میں اس ویران بستی میں نکل کر گھومنے لگا اور وہاں موجود نشانات پر غور کرنے لگا۔ اس دوران میں ایک ایسے گھر میں داخل ہوا جو آباد لگتا تھا، میں نے کہا: یقیناً اس گھر کا کوئی خاص معاملہ ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس جاکر ان سے کہا: مجھے تم سے ایک کام ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا؟ میں نے کہا: تم لوگ میری خاطر آج رات یہیں ٹھہر جاؤ۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ پھر میں واپس اس گھر میں داخل ہوا اور کہا: اگر اس کا کوئی رہنے والا ہے تو وہ رات ہوتے ہی ضرور لوٹے گا۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو میں نے ایک آواز سنی جو پہاڑ کی چوٹی سے اتر رہی تھی، وہ آواز اللہ پاک کی تسبیح، تکبیر اور حمد پر مشتمل تھی۔ وہ آواز قریب آتی گئی یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوگئی۔ میں نے اس گھر میں ایک مٹکے اور ایک برتن کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا تھا اور یہ دونوں بھی خالی تھے۔ اس آواز والے شخص نے نماز پڑھی جتنی کہ اللہ پاک نے چاہی، پھر اس برتن کے پاس گیا اور اس میں سے کھانا کھایا، پھر اللہ پاک کی حمد کی، پھر اس مٹکے سے پانی پیا، پھر وہ کھڑا ہوا اور صبح تک نماز پڑھتا رہا۔ جب

صبح ہوئی تو اس نے (فجر کی) نماز پڑھی اور میں نے اس کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد اس نے کہا : اللہ پاک تم پر رحم فرمائے! تم میرے گھر میں میری اجازت کے بغیر داخل ہوئے ہو۔ میں نے جواب میں کہا: اللہ پاک تم پر رحم فرمائے! میری نیت اچھی تھی۔ پھر میں نے پوچھا: میں نے دیکھا کہ تم نے اس برتن میں سے کھانا کھایا جبکہ میں نے پہلے دیکھا تو اس میں کچھ نہیں تھا۔ اس نے جواب: ہاں، میں لوگوں کے کھانوں میں سے جو بھی کھانا چاہوں وہ اس برتن میں سے کھالیتا ہوں اور لوگوں کے مشروبات میں سے جو بھی پینا چاہوں وہ اس گھڑے میں سے پی لیتا ہوں۔ میں نے پوچھا: اگر تم تازہ مچھلی کھانا چاہو تو؟ اس نے کہا: ہاں، اگر میں تازہ مچھلی چاہوں تو وہ بھی اس برتن سے ملتی ہے۔ میں نے کہا : اللہ پاک تم پر رحم فرمائے! اس امت کو اس بات کا حکم نہیں دیا گیا جو تم نے کیا ہے (یعنی ویرانے میں اکیلے رہنے کا حکم نہیں دیا گیا)۔ اس امت کو جماعت اور مسجد کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، باجماعت نمازوں کی فضیلت بتائی گئی ہے، مریضوں کی عیادت اور جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا: یہاں قریب ہی ایک بستی ہے جس میں وہ سب کچھ ہے جو تم نے ذکر کیا اور میں اب وہیں جا رہا ہوں۔

حضرت عبد اللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کچھ عرصہ وہ صاحب مجھے خط لکھتے رہے لیکن پھر ان کے خطوط آنا بند ہو گئے تو میں نے سمجھا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو نکل رہی تھی۔

(75) اللہ پاک کے نیک بندے

حضرت عبد اللہ بن عبید بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر کے لئے روانہ ہوا اور دورانِ سفر ہم ایک ویرانے میں پہنچے۔ اس دوران ہمیں دور سے کوئی سیاہ چیز نظر آئی، ہم نے خیال کیا کہ وہ کوئی درخت ہے۔ جب ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا تھا۔ ہم نے انتظار کیا کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر ہمیں اس بستی کا راستہ بتائے جہاں ہم نے جانا ہے، جب وہ کافی دیر تک فارغ نہ ہوا تو میرے والد نے اس سے کہا: ہم فلاں فلاں بستی جانا چاہتے ہیں، اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے ہمیں اس کا راستہ بتا دو۔ ان صاحب نے اشارے سے ہمیں راستہ بتا دیا۔ وہاں قریب ہی ایک سوکھا ہوا حوض موجود تھا اور ایک مشکیزہ تھا جس میں پانی نہیں تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا: ہم آپ کو اس ویران زمین میں دیکھ رہے ہیں اور آپ کے پاس پانی بھی نہیں ہے، کیا ہم اپنے پاس موجود پانی میں سے آپ کے مشکیزے میں کچھ پانی ڈال دیں؟ ان صاحب نے اشارے سے منع کر دیا۔ ہم ابھی وہیں موجود تھے کہ ایک بادل آ کر برسنے لگا یہاں تک کہ وہ حوض بھر گیا۔ جب ہم بستی میں داخل ہوئے تو ہم نے وہاں کے لوگوں سے ان صاحب کا تذکرہ کیا، لوگوں نے کہا: ہاں، وہ فلاں صاحب ہیں، وہ جس

جگہ بھی ہوں وہاں بارش ضرور ہوتی ہے۔ یہ سن کر میرے والد صاحب نے فرمایا: اللہ پاک کے کتنے ہی نیک بندے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔

(76) علم کے چشمے

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے چشمے بنو، دل تازہ رکھو لیکن کپڑے پرانے پہنو، رات کے چراغ بن جاؤ (یعنی رات عبادت میں گزارو) تاکہ آسمان والوں میں پہچانے جاؤ اور زمین والوں سے پوشیدہ رہو۔

(77) چوبیس سال سے غار میں قید شخص

حضرت عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں ایک وادی میں اترا تو وہاں میں نے ایک راہب کو دیکھا جس نے ایک غار میں خود کو قید کیا ہوا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میں گھبرا گیا اور پوچھا: تم جن ہو یا انسان؟ یہ سن کر وہ شخص رو پڑا اور کہنے لگا: اللہ کے علاوہ کسی سے ڈر کیسا؟ میں ایسا انسان ہوں جسے اس کے گناہوں نے ہلاک کیا تو وہ گناہوں سے بھاگ کر اپنے رب کی طرف آگیا۔ میں جن نہیں بلکہ دھوکے میں پڑا ہوا انسان ہوں۔ میں نے پوچھا: کب سے یہاں رہ رہے ہو؟ جواب دیا: چوبیس سال سے۔ میں نے پوچھا: تمہیں کس چیز سے انسیت ملتی ہے؟ کہا: وحشت سے۔ میں نے پوچھا: کھاتے کیا ہو؟ کہا: پھل اور زمین کی پیداوار۔ میں نے پوچھا: لوگوں کی یاد نہیں آتی؟ کہا: انہی سے تو بھاگا ہوں۔ میں نے پوچھا: دین اسلام پر ہو؟ کہا: اس کے سوا کچھ جانتا ہی نہیں۔

حضرت ابو عبید فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس شخص کی یہ حالت دیکھ کر مجھے اس پر رشک آنے لگا۔

(78) تنہائی میں کوئی تکلیف نہیں

حضرت محمد بن موسی بن عامر ازدی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ویرانے میں موجود راہب سے پوچھا: اس جگہ آپ کو تنہائی میں سب سے زیادہ کس چیز سے تکلیف ہوتی ہے؟ راہب نے جواب دیا: تنہائی میں کوئی سختی نہیں بلکہ یہ تو راہِ سلوک پر چلنے والوں کے لئے انس کا باعث بنتی ہے۔

(79) مجھے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں

حضرت محمد بن عبد اللہ خزاعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شامی شخص نے مجھے بتایا: میں لوگوں کے راستے سے الگ ایک پہاڑی غار میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک عمر رسیدہ بزرگ اوندھے لیٹے ہوئے یہ دعا کر رہے تھے: اے کریم: اگر میں دنیا میں پیاسا رہوں اور آخرت میں بھی مشقت اٹھاؤں تو حقیقت یہ ہے کہ تو نے مجھے چھوڑ دیا ہے اور تیرے نزدیک میرا مرتبہ کم ہو گیا ہے! میں نے سلام کیا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا، ان کے آنسوؤں نے زمین کو تر کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا: کیا دنیا تمہارے لئے وسیع نہ تھی؟ اور کیا لوگ تمہارے لئے کافی نہ تھے؟ میں نے ان کی عقلمندانہ گفتگو سن کر کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! آپ لوگوں سے الگ ہو کر یہاں کیوں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی! تمہیں جس جگہ لگے کہ یہاں تم اللہ پاک کے قریب ہو تو

اسی جگہ کو اختیار کرلو۔ میں نے پوچھا: آپ کھاتے کیا ہیں؟ فرمایا: حاجت کے وقت رزق آ ہی جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: پانی کہاں سے ملتا ہے؟ فرمایا: جب اس کی ضرورت ہو تو زمین اور درختوں کے اندر سے چشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ میں نے پوچھا: میں آپ کو یہاں سے نکال کر سرسبز و زرخیز زمین میں لے چلوں؟ یہ سن کر وہ بزرگ رو پڑے اور فرمایا: حقیقی سرسبزی اور زرخیزی تو وہاں ہے جہاں اللہ پاک کی اطاعت کی جائے۔ میں ایک بوڑھا شخص ہوں جو موت کے قریب ہے، مجھے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔

(80) دیہات میں گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ عُمَری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف خط میں لکھا: آپ نے دیہات میں سکونت اختیار کرلی ہے، اگر آپ مسجدِ نبوی شریف کے پاس ہوتے تو بہتر تھا۔ حضرت عبد اللہ عُمَری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا: مجھے آپ جیسے ہمسائے پسند نہیں ہیں، آپ کے چہرے پر کبھی اللہ کی نافرمانی پر غصے کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔

(81) کتاب سے بڑھ کر کوئی مونس نہیں

حضرت عبد اللہ عُمَری رحمۃ اللہ علیہ نے جب گوشہ نشینی اختیار کی تو اکثر قبرستان میں رہتے تھے اور آپ کے پاس ہمیشہ کوئی کتاب ہوتی تھی جس کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ اس بارے میں آپ سے بات کی گئی تو فرمایا: قبر سے زیادہ نصیحت کرنے والی کوئی چیز نہیں، تنہائی سے زیادہ سلامتی والی کوئی چیز نہیں، اور

کتاب سے زیادہ مونس کوئی نہیں۔

(82) جس کا قرب اللہ سے دور کر دے

حضرت ام اسماعیل رحمۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت نعیم بن ابی المتئد رحمۃ اللہ علیہ یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے شخص کے قرب سے، جس کا قریب ہونا مجھے تجھ سے دور کر دے۔

(83) گوشہ نشینی کی خواہش

حضرت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازِ جمعہ اور باجماعت نماز نہ ہوتی تو میں اپنے گھر کی چھت پر ایک کمرہ بنالیتا، پھر اس میں چلا جاتا اور مرتے دم تک کبھی نہ نکلتا۔

(84) پچاس سال کے تجربے کا خلاصہ

حضرت ابراہیم بن شماس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت حفص بن حمید اکاف رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: کیسے ہو؟ میں نے کہا: خیریت سے ہوں۔ فرمایا: مرو کے لوگ تمہارے آنے کا تذکرہ کر رہے تھے۔ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا: ایک سے زیادہ افراد نے میرے پاس آکر کہا کہ ابراہیم آگئے ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا: مرو شہر کس نے بنایا؟ میں نے جواب دیا: میں نہیں جانتا۔ فرمایا: جس شخص نے مرو جیسا شہر بنایا تم اسے نہیں جانتے کہ اسے کس نے بنایا؟ کل کو تم کہو گے کہ حفص کون ہے؟ ابراہیم کون ہے؟ اس طرح کی باتوں سے دھوکا مت کھانا۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے پچاس سال تک لوگوں کو آزمایا ہے تو مجھے کوئی ایسا بھائی نہیں ملا جو میری پردہ پوشی کرے، نہ کوئی ایسا ملا جو میری طرف سے اس کی کسی حق تلفی کو معاف کردے، نہ ہی ایسا ملا کہ میں قطع تعلق کروں تو وہ تعلق جوڑے، نہ ہی ایسا ملا کہ جس کے غصے کے وقت اس سے امان ہو۔ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ مشغول ہونا بڑی بے وقوفی ہے۔(اگر تم ایسے لوگوں کے ساتھ مشغول ہوئے تو) ہر صبح یہ سوچو گے کہ آج میں ایک دوست بناؤں گا، پھر یہ سوچتے رہو گے کہ اسے راضی کرنے کے لیے کون سا تحفہ دوں؟ کس طرح سلام کروں؟ کس طرح دعوت دوں؟ اس طرح تم ہمیشہ اسی کام میں مشغول رہو گے۔

(85) قیامت کا خوف

حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن ابی راشد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: کیا بات ہے کہ آپ لوگوں سے میل جول اور بات چیت نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب تک مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ قیامت ہمیں کیا حال دکھائے گی، میں لوگوں سے میل جول نہیں رکھوں گا۔

(86) زیادہ بات چیت پسند نہیں

حضرت سہم بن شقیق کا بیان ہے: میں حضرت عامر بن عبد قیس کے یہاں جا کر ان کے دروازے پر بیٹھا رہا۔ وہ غسل کرکے باہر نکلے تو میں نے کہا: مجھے لگتا ہے کہ آپ کو غسل کرنا پسند ہے؟ فرمایا: میں کبھی کبھار غسل کر لیتا ہوں۔

پھر پوچھا: آپ کس لئے آئے ہیں؟ میں نے کہا: بات چیت کرنے کے لئے۔ فرمایا: کیا میں پہلے بات چیت کو پسند کرتا تھا؟

(87) حکمت کے دس حصے

حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ حکمت و دانائی کے دس حصے ہیں: ان میں سے نو حصے خاموشی میں ہیں جبکہ دسواں حصہ لوگوں سے الگ تھلگ رہنے میں ہے۔

(88) گوشہ نشینی کی تعریف

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بزرگ نے مجھے تنہائی (عزلت) کی تعریف یہ بتائی: عزلت یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے ساتھ رہے، اگر وہ اللہ پاک کا ذکر کریں تو یہ بھی ان کے ساتھ ذکر کرے، اور اگر وہ دیگر باتوں میں پڑ جائیں تو یہ خاموش رہے۔

(89) گوشہ نشینی زبان کی خاموشی میں ہے

حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے گوشہ نشینی کو زبان کی خاموشی میں پایا ہے۔

(90) لوگوں سے الگ رہو

حضرت ابراہیم بن عبد الملک سے مروی ہے: ایک دانا نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا! لوگوں سے الگ رہو، کیونکہ نہ وہ چیز تمہیں نقصان دے گی جسے تم نے سنا نہیں، اور نہ وہ شخص تمہیں ایذا دے گا جسے تم نے دیکھا نہیں۔ بیٹا! دنیا نہ

اس کے موافق ہے جو اسے چاہتا ہے اور نہ اس کے جو اسے ناپسند کرتا ہے، البتہ جو اسے ناپسند کرتا ہے یہ اس کے ساتھ زیادہ موافق ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے پاس دل کے مشغلے اور بدن کی تھکان کے بغیر آتی ہے۔

(91) آزمانے کے بعد تعریف مشکل ہے

حضرت عبد اللہ کا بیان ہے کہ ابراہیم بن عبد الملک نے مجھے یہ اشعار سنائے:

جو شخص لوگوں کو آزمائے بغیر ان کی تعریف کرے، جب وہ انہیں آزمائے تو جن کی تعریف کی وہ انہیں کی مذمت کرتا ہے۔

جو شخص تنہائی سے مانوس ہو جائے، اسے پھر قریبی لوگوں سے بھی وحشت ہوتی ہے اور دور والوں سے بھی۔

(92) دنیا پر وحشت کی مہر

حضرت سمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک نے دنیا پر وحشت کی مہر لگا دی ہے، تاکہ فرمانبردار بندے اللہ پاک سے ہی انس حاصل کریں۔

(93) مخلوق سے وحشت ہونے لگے تو سمجھ جاؤ

ایک عالم صاحب نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ اللہ پاک تمہیں اپنی مخلوق سے وحشت دلانے لگا ہے تو سمجھ جاؤ کہ وہ تمہیں اپنے ساتھ انس دینا چاہتا ہے۔

(94) خاموشی کا زمانہ

حضرت ابن سماک بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سفیان ثوری

رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: مجھے وصیت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ زمانہ خاموشی اختیار کرنے اور گھروں میں رہنے کا ہے۔

(95) نیک لوگوں کی وصیت

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: نیک لوگ تین باتوں کی وصیت کرتے تھے: زبان کو قید رکھنے کی، کثرت سے استغفار کی، اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی۔

(96) علم میں اضافے کا نسخہ

حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کا علم زیادہ ہو جائے اور اس کی قوتِ برداشت بڑھ جائے تو وہ اپنی قوم کی مجلس کے علاوہ دوسری مجلسوں میں بیٹھا کرے۔

(97) عزت و احترام کہاں ملتا ہے؟

حضرت ابن عائذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اپنی قوم کے علاوہ کسی دوسری قوم کے ساتھ جہاد کرنا بہتر ہے، اور ان کے ساتھ رہنے میں زیادہ عزت و احترام ملتا ہے۔

(98) سب سے بہتر درجے والا شخص

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب لوگوں میں سے بہتر درجے والا کون ہے؟ حاضرین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتائیے۔ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے رہے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا شہید ہو جائے۔ کیا میں تمہیں اس سے اگلا درجہ نہ بتاؤں؟ عرض کیا گیا: ضرور یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں گوشہ نشین ہو جائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، اور لوگوں کے شر سے دور رہے۔ کیا میں تمہیں سب سے برے درجے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حاضرین عرض گزار ہوئے: بتائیے یارسول اللہ! ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے مگر وہ نہ دے۔

(99) مؤمن کی شان

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: مؤمن لوگوں میں گھل مل کر رہتا ہے تاکہ سیکھے، خاموش رہتا ہے تاکہ سلامت رہے، بولتا ہے تاکہ سمجھائے اور گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تاکہ فائدہ حاصل کرے۔

(100) اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو

حضرت حبیب ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں گوشہ نشین رہا کرتے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے: جس کی آنکھ تجھ سے ٹھنڈی نہ ہوتی ہو تو اس کی آنکھ کبھی نہ ٹھنڈی ہو اور اور جو تجھ سے مانوس نہ ہو تو اسے کبھی انس نہ ملے۔

(101) آنکھوں کی ٹھنڈک

حضرت ابو صخرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ

سے کہا گیا: آپ اپنے حسب ونسب اور مقام ومرتبے کے باوجود اس گھر میں رہنے اور ایسا لباس پہننے پر راضی ہوگئے ؟ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عامر کی آنکھوں کی ٹھنڈک اسی میں رکھی ہے۔

(102)جان پہچان کم بناؤ

حضرت ابو ہمام عبد الخالق بیان کرتے ہیں کہ حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم بناؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ (کل قیامت کے دن تمہارے ساتھ) کیا ہوگا؟ اگر (قیامت کے دن تمہاری) رسوائی ہوئی تو تمہیں جاننے والے بھی کم ہوں گے۔

(103)زمانے پر افسوس

عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابوزکریا خثعمی نے مجھے یہ اشعار سنائے:

اے مسکین! تیرے زمانے پر افسوس، جو کمینوں کو سرداروں کے اوپر بٹھا دیتا ہے۔ اگر میں تیری نظر میں اپنی باتوں میں جھوٹا ہوں، تو محفلوں اور مجلسوں سے گزرتے ہوئے، ان میں نظر دوڑاؤ، کیا تم کوئی ایسا سردار دیکھتے ہو، جس تک سمجھ دار کی فراست پہنچے؟ یا کیا کوئی ایسا ہے، جو پانچ کھوٹے سکے دے کر بھی بزرگی خرید لے؟ اے میرے رب! اگر بخیل مجھے تکلیف دیتا ہے، تو اس کی تکلیف کو غریب پڑوسیوں کی طرف پھیر دے۔

(104)دوستوں سے امید نہ رکھو

عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسد کے حسان نامی ایک اعرابی نے

مجھے یہ اشعار سنائے:

غیرت اور وفاداری ختم ہو گئیں، ایسے لوگ مٹ گئے، صرف ناکارہ لوگ باقی رہ گئے۔ زمانے نے مجھے ایسے لوگوں کے سپرد کر دیا، جن کی آواز بھیڑیوں جیسی ہے۔ جب میں ان کے پاس جاتا ہوں تو مجھے دھکے دیتے ہیں، گویا میں کوئی ایسا بیمار ہوں جس سے سب بھاگتے ہیں۔ جب مجھے ان کی ضرورت نہ ہو تو وہ میرے دوست ہوتے ہیں، اور جب مجھ پر مصیبت آئے تو یہ میرے دشمن بن جاتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اور اس کہنے پر ملامت نہیں، میرے تمام بھائیوں پر مٹی ڈال دو (یعنی ان سے امید نہ رکھو)۔

(105 الف) گوشہ نشینی کیسے اختیار کی؟

حضرت عبدالمؤمن موصلی کا بیان ہے: ایک راہب سے پوچھا گیا: آپ نے گوشہ نشینی کیسے اختیار کی؟ جواب دیا: طویل مدت تک (اکیلے) قیام کے ذریعے۔

(105) دنیا کی فریب کاریوں نے گوشہ نشینی پر مائل کیا

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک راہب سے پوچھا: کس چیز نے آپ کو تنہائی اور گوشہ نشینی کی طرف بلایا؟ جواب دیا: دنیا کی فریب کاریوں نے، یہ کہہ کر وہ دوبارہ اپنی قیام گاہ میں چلا گیا۔

(106) ایک زمانہ ایسا آئے گا

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کی شکلیں تو انسانوں جیسی ہوں گی مگر دل بھیڑیوں کے دل جیسے

ہوں گے۔ان کے نوجوان شریر اور بچے بداخلاق ہوں گے جبکہ بوڑھے نہ تو نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے۔ان کے ہاں فاسق عزت والا اور مؤمن ذلیل ہو گا۔

(107)ذکر اللہ کی تاکید

حضرت علی بن صالح کہتے ہیں: ہم حضرت ابوسنان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے مجھ سے میرے گھر کے بارے میں پوچھا(کہ تمہارا گھر کہاں ہے)۔میں نے کہا: بنی ثور میں۔انہوں نے پوچھا: پہاڑی جگہ؟ میں نے کہا: نہیں، یہ ثور ہمذان نہیں بلکہ کوفہ کے اندر ایک جگہ ہے۔یہ سن کر آپ نے میرے کان میں کہا: تمہارا گھر دور ہے، لہٰذا وہاں پہنچنے تک اللہ پاک کا ذکر کرتے رہنا۔

(108)گھر میں ہی رہنے کی وجہ

حضرت سفیان بیان کرتے ہیں: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں رہا کرتے تھے۔اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: حکمرانوں کے ظلم و ستم اور لوگوں کے فساد کی وجہ سے۔

(109)حج کے لئے ہی گھر سے نکلتے

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ حج سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہو جاتے اور پھر اگلے سال حج کے لئے گھر سے باہر نکلتے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کھانا تیار کرتے اور اصحابِ صفہ جیسے مسکینوں کو

کھانے کے لئے بلاتے۔ آپ سے کہا گیا: آپ اس کے علاوہ کوئی دوسرا کھانا کیوں نہیں بناتے؟ ارشاد فرمایا: انہیں مشکل سے ہی کھانا ملتا ہے۔

(110) حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ہرم بن حیان عبدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں فقط حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے کوفہ گیا، وہاں انہیں تلاش کیا اور لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا۔ آخر دوپہر کے وقت نہرِ فرات کے کنارے وہ مجھے اکیلے وضو کرتے اور کپڑے دھوتے ہوئے مل گئے۔ علامات واوصاف سے میں نے انہیں پہچان لیا، آپ گندمی رنگت والے، سر منڈائے ہوئے، گھنی داڑھی والے اور بارعب شخص تھے۔ آپ نے اونی تہبند اور چادر پہن رکھی تھی، نورانی چہرے اور رعب و دبدبے والے تھے۔ میں نے سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دیا، میری طرف نظر کی اور کہا: اے شخص! اللہ تمہیں لمبی زندگی دے۔ میں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن انہوں نے مصافحہ نہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اویس! اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ کی مغفرت فرمائے، آپ کیسے ہیں؟ اتنا کہہ کر مجھ پر رقت طاری ہوگئی کیونکہ میں نے آپ کی ایسی حالت دیکھی تھی، پھر میں روپڑا اور حضرت بھی رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ہرم بن حیان! تم کیسے ہو؟ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، میرے بارے میں تمہیں کس نے بتایا؟ میں نے کہا: اللہ پاک نے۔ فرمایا: اللہ پاک کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ ﴿سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا (۱۰۸)﴾ ترجمۂ

کنزالایمان: پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا۔(پ15،بنی اسرائیل:108) مجھے اس بات پر حیرت ہوئی کہ آپ نے مجھے پہچان لیا اور میرے نام سے پکارا جبکہ اللہ کی قسم! نہ تو کبھی میں نے انہیں دیکھا تھا اور نہ انہوں نے مجھے۔ میں نے پوچھا: آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور میرے والد کا نام آپ کو کیسے معلوم ہے؟ حالانکہ بخدا! آج سے پہلے کبھی ہماری ملاقات نہیں ہوئی۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ﴿نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ(۳)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: مجھے علم والے خبردار نے بتایا۔(پ28،التحریم:3) جب میرے نفس نے (تمہارے نفس سے) کلام کیا تو میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا کیونکہ جس طرح جسموں کے نفس ہیں اسی طرح روحوں کے بھی نفس ہوتے ہیں اور مسلمان اللہ پاک کی عطا کردہ روح کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اگرچہ وہ کبھی نہ ملے ہوں، نہ بات کی ہو اور نہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں، اگرچہ ان کے گھر دور اور منازل جدا جدا ہی کیوں نہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سنایئے جو آپ کے پاس موجود ہو۔ ارشاد فرمایا: میں نے نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے اور نہ ہی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب ہوا ہوں لیکن میں نے زیارت کا شرف پانے والوں کو دیکھا ہے اور جس طرح تمہیں حدیثیں پہنچی ہیں مجھے بھی پہنچی ہیں۔ میں اپنے لئے یہ (روایتِ حدیث کا) دروازہ کھولنا پسند نہیں کرتا اور نہ ہی قاضی یا مفتی بننا پسند کرتا ہوں۔ اے ہرم

بن حیان! میں اپنے نفس (کی اصلاح) میں ہی مصروف ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے میرے بھائی! قرآنِ کریم کی کچھ آیات ہی تلاوت فرما دیجئے تاکہ میں آپ سے سن لوں کیونکہ میں اللہ کی رضا کے لئے آپ سے شدید محبت کرتا ہوں، یا پھر میرے لئے کچھ دعا فرمائیں، یا پھر مجھے کچھ نصیحت فرمائیں تاکہ میں اسے یاد کرلوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرات کے کنارے چلتے ہوئے پڑھا: اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اتنا پڑھ کر آپ نے ایک چیخ ماری، پھر رونے لگے اور فرمایا: میرے رب نے فرمایا، اور میرے رب کا قول سے سے زیادہ برحق، سچا اور اچھا ہے: ﴿وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ(۳۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔۔۔۔﴿اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ(۴۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہی عزّت والا مہربان ہے۔(پ25، الدخان:38 تا 42) اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چیخ ماری اور خاموش ہوگئے، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو مجھے لگا کہ بے ہوش ہوگئے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ہرم بن حیان! تمہارے والد انتقال فرماگئے اور عنقریب تمہارا بھی انتقال ہوجائے گا۔ ابو حیان کا انتقال ہوگیا ان کا ٹھکانا جنت ہوگا یا جہنم۔ اے ابن حیان! حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت بی بی حواء رحمۃ اللہ علیہا دنیا سے تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی رخصت ہوگئے، حضرت سیدنا

موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا بھی وصال ہو گیا اور حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پردہ فرما چکے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وصال فرما گئے اور میرے بھائی، میرے مخلص دوست امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے چلے گئے۔ افسوس اے عمر! اللہ پاک حضرت عمر پر رحم فرمائے۔

حضرت ہرم بن حیان فرماتے ہیں: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان دنوں حیات تھے اور یہ واقعہ خلافت فاروقی کے اخیر کا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ پاک آپ رحم فرمائے! حضرت عمر فاروق تو ابھی حیات ہیں، ان کا وصال نہیں ہوا۔ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں! بے شک میرے رب نے مجھے ان کی موت کی اطلاع دی ہے اور میں جو کہہ رہا ہوں اسے جانتا ہوں کیونکہ کل میرا اور تمہارا شمار بھی مردوں میں ہی ہو گا۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور مختصر سی دعا کی۔ پھر فرمایا: اے ابن حیان! یہ تمہیں میری وصیت ہے، اللہ پاک کی کتاب اور مؤمنین میں سے نیک بندے۔ میں تمہیں اپنی اور تمہاری موت کی خبر دے رہا ہوں، لہٰذا موت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اگر استطاعت ہو تو ایک لمحہ کے لئے بھی دل کو موت کی یاد سے غافل نہ ہونے دینا اور جب اپنی قوم کی طرف لوٹ کر جاؤ تو انہیں بھی ڈرانا اور اپنے لئے بھی کوشش کرتے رہنا اور (اہل حق) گروہ کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا ورنہ اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اور تمہیں

احساس تک نہ ہو گا پھر اگر اسی حالت میں مر گئے تو بروزِ قیامت آگ کا ایندھن بنو گے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ! یہ شخص خیال کرتا ہے کہ یہ تیری رضا کی خاطر مجھ سے محبت کرتا ہے اور صرف تیری رضا کی خاطر مجھ سے ملاقات کے لئے آیا ہے، لہٰذا جنت میں بھی اس سے میری ملاقات کروانا، یہ دنیا میں جہاں بھی ہو اس کی حفاظت فرمانا، دنیا میں اسے قناعت عطا فرما، دنیا میں جو کچھ بھی اسے عطا فرمائے آسانی وعافیت سے عطا فرمانا اور جن اعمال کی اسے توفیق بخشے اس پر اسے شکر کی دولت نصیب فرمانا اور میری طرف سے اسے بہترین جزا عطا فرمانا۔ اے ہرم بن حیان! میں تمہیں اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں، والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔

پھر فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے، آج کے بعد میں تمہیں نہ دیکھوں کیونکہ میں شہرت کو ناپسند کرتا ہوں اور مجھے خلوت نشینی محبوب ہے۔ میں کثیر غم اور پریشانی والا ہوں جب تک ان لوگوں کے ساتھ دنیا میں ہوں۔ نہ تو مجھے تلاش کرنا اور نہ لوگوں سے میرے بارے میں دریافت کرنا۔ جان لو کہ تم مجھے یاد رہو گے اگرچہ ہم ایک دوسرے سے دور ہوں، تم بھی مجھے یاد رکھنا اور میرے لئے دعا کرنا، ان شاء اللہ میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا اور تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اب تم اپنا راستہ لو میں اپنی راہ لیتا ہوں۔

حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواہش کی کہ

تھوڑی دیر ان کے ہمراہ چلوں لیکن انہوں نے انکار کر دیا پھر ہم دنوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ میں پیچھے سے انہیں دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ ایک گلی میں تشریف لے گئے اس کے بعد میں نے انہیں بہت تلاش کیا، ان کے متعلق لوگوں سے پوچھا لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جو ان کے بارے میں کچھ بتاتا۔ اللہ پاک ان پر رحم کرے اور ان کی مغفرت فرمائے، اس کے بعد ہر ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ خواب میں ان کی زیارت کرتا ہوں۔

(111) سب سے کم عیب والی بات

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آدمی کے لیے سب سے کم عیب والی بات یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

(112) قریش کے دانا فرد کا فرمان

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ جن سے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ قریش کے دانا لوگوں میں سے ہیں، ان کا فرمان ہے: آدمی کے لیے سب سے کم عیب والی بات یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔

(113) آدمی کا اپنے دروازے پر بیٹھنا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آدمی کا اپنے دروازے پر بیٹھنا بھی مروت (وقار) ہے۔

(114) شہر سے دوری اختیار کرنے کی وجہ

حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے: حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ

نے جب عقیق میں اپنا محل تعمیر کر لیا تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دوری اختیار کر لی؟ ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ ان کی مسجدوں میں لہو و لعب ہو رہا ہے، ان کے بازار غفلت سے بھر پور ہیں جبکہ فحاشی ان کی گلیوں میں ظاہر ہو چکی ہے۔ ایسی حالت میں وہاں سے دور رہ کر ان چیزوں سے بچ رہنا میرے لئے عافیت کا باعث ہے۔

(115) دو قسم کے لوگ

حضرت عبد اللہ بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آپ مدینۂ منورہ میں قیام کیوں نہیں کرتے؟ ارشاد فرمایا: وہاں کے لوگ آج یا تو کسی کی نعمت پر حسد کرنے والے ہیں، یا کسی کی مصیبت پر خوش ہونے والے!

(116) اصل تعجب تو اسکندرانی شخص پر ہے

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا: اے اہلِ شام! تم مجھ پر تعجب کرتے ہو؟ اصل تعجب تو اس اسکندرانی شخص پر ہے۔ میں اسے اسکندریہ کے پہاڑوں میں تلاش کرتا رہا، یہاں تک کہ آٹھ دن بعد اسے پایا۔ وہ نماز میں ایسا محو تھا گویا بے خود ہے۔ جب اس نے میری طرف نگاہ کی تو پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ایک اعرابی آدمی ہوں۔ اس نے کہا: کیا تمہارے پاس سنانے کے لئے کچھ ہے؟ میں نے اسے پانچ باتیں سنائیں، میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر سنبھلا اور کہا: تم اس طرف سے چلو، میں اس طرف سے جاتا ہوں۔ میں نے پھر اسے ڈھونڈا مگر نہ پا سکا۔

(117)جزیرے پر رہنے والے عابدین

حضرت عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ایک بار سمندری سفر کے دوران ہم ایک ساحل پر پہنچے تو وہاں میں نے کچھ ایسے عبادت گزار لوگوں کو دیکھا کہ ایسے لوگ میں نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ جب ہم ساحل پر پہنچے تو ہمیں دیکھ کر وہ حضرات منتشر ہوگئے۔ وہ رات ہم نے اسی جزیرے پر گزاری، پوری رات ہمیں (خوفِ خدا سے) چیخنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی آوازیں آتی رہیں۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن ان حضرات میں سے کوئی بھی ہمیں نہ مل سکا۔

(118)گمنام عابد

حضرت عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں عبادت گزاروں کی تلاش میں شام گیا اور میں ایک ایک کرکے ایسے افراد سے ملتا رہا جو عبادت میں بہت محنت کرنے والے تھے۔ اس دوران ایک شخص نے مجھ سے کہا: یہاں ایک ایسا آدمی تھا جو ویسا ہی تھا جیسا تم تلاش کر رہے ہو، لیکن پھر ہمیں لگا کہ اس کی عقل چلی گئی ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ لوگوں سے چھپنے کے لئے ایسا کر رہا تھا یا پھر واقعی اس کی عقل ضائع ہوگئی تھی؟ میں نے پوچھا: تم نے اس میں کیا عجیب بات دیکھی؟ اس نے کہا: جب کوئی اس سے بات کرتا تو وہ صرف یہی کہتا: الولید و عاتکہ، اس کے سوا کچھ نہیں بولتا تھا۔ میں نے پوچھا: میں اس سے کیسے مل سکتا ہوں؟ جواب دیا: یہی اس کا راستہ ہے۔ میں انتظار کرنے لگا،

پھر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی آرہا ہے جس کی حالت بہت عجیب ہے، ظاہری شکل انتہائی ناپسندیدہ، چہرہ بھی عجیب، بال بکھرے ہوئے، رنگ بدلا ہوا۔ اس کے گرد بچے جمع تھے جو اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے، وہ خاموشی سے چل رہا تھا اور بچے بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ اس کے کپڑے میلے کچیلے اور پھٹے ہوئے تھے۔ میں نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا۔ اس نے میری طرف مڑ کر سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اللہ تم پر رحم فرمائے! میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا : الولید و عاتکہ۔ میں نے کہا: مجھے تمہارے قصے کے بارے میں معلوم ہے۔ اس نے پھر وہی کہا : الولید و عاتکہ۔ پھر وہ آگے بڑھا اور مسجد میں داخل ہو گیا جبکہ اس کے پیچھے آنے والے بچے واپس چلے گئے۔ مسجد میں ایک ستون کے قریب جا کر اس نے نماز شروع کی اور لمبے لمبے رکوع و سجود کئے۔ میں نے اس کے قریب جا کر کہا: ایک پردیسی شخص تم سے کچھ بات کرنا اور سوال پوچھنا چاہتا ہے، اب تم چاہو تو نماز کو طویل کرو اور اگر چاہو تو مختصر، میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو۔ اس وقت وہ سجدے میں دعا اور گریہ وزاری میں مشغول تھا۔ میں نے سجدے میں اسے یہ کہتے سنا: سترک، سترک (یعنی یا اللہ! مجھ پر اپنا پردہ ڈال دے، مجھے چھپا دے)۔ اس نے سجدے کو اتنا طویل کیا کہ مجھے بوریت ہونے لگی۔ میں اس کے مزید قریب ہوا لیکن اس سے کوئی سانس یا حرکت کی آواز نہ آئی۔ میں نے اسے ہلا کر دیکھا تو وہ مر چکا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے اسے مرے

ہوئے ایک طویل عرصہ ہو چکا ہو۔ میں اس شخص کے پاس گیا جس نے مجھے اس کے بارے میں بتایا تھا اور کہا: آؤ اور اس آدمی کو دیکھو جس کے بارے میں تمہارا گمان تھا کہ اس کی عقل چلی گئی ہے۔ میں نے اسے سارا واقعہ سنایا، پھر ہم نے اس گمنام عابد کو غسل دیا، کفن پہنایا اور دفن کر دیا۔

(119) ایک زمانہ ایسا آئے گا

حضرت عمرو بن عبسہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص کو تنہائی میں وہ فوائد حاصل ہوں گے جو تمہیں آج اجتماعیت میں ملتے ہیں۔

(120) اگر شہرت کا خوف نہ ہوتا

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ ابو نجیح نے ایسا کیا ہے تو میں اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں بانٹ دیتا، پھر لبنان کی کسی وادی میں چلا جاتا اور مرتے دم تک اللہ پاک کی عبادت کرتا رہتا۔

(121) جب گناہ کا ارادہ کرو

اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ(۵۶)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو۔ (پ21، العنکبوت:56) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: جب تم میری نافرمانی کا ارادہ کرو تو (وہاں سے) بھاگ جاؤ، کیونکہ میری زمین وسیع ہے (کہیں بھی جاؤ اور گناہ سے بچ جاؤ)۔

(122) صحابی کی نصیحت

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ تسبیح میں مشغول تھے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نیکی کی امید رکھو، تمہیں نیکی ہی ملے گی۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اللہ آپ کا بھلا فرمائے۔ آپ دوبارہ تسبیح میں مصروف ہو گئے، پھر فرمایا: خاموش رہنا بری باتیں کرنے سے بہتر ہے۔ کیا یہ درست نہیں؟ میں نے کہا: بالکل۔ پھر فرمایا: نیک ساتھی، تنہائی سے بہتر ہے، کیا یہ بات صحیح نہیں؟ میں نے کہا: بالکل۔ پھر فرمایا: تنہائی برے ساتھی سے بہتر ہے، کیا یہ درست نہیں؟ میں نے کہا: بالکل درست ہے۔

(123) لوگوں سے بچو

حضرت ابو حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فضل بن لاحق سے فرمایا: اے ابو بشر! لوگوں سے بچو، ان میں ایسے بھی ہیں کہ اگر انہیں ایک درہم دیا جائے کہ کسی کو قتل کر دیں تو وہ اسے چھپ کر مار ڈالیں گے۔ لہٰذا صرف ضرورت کے وقت کسی کو نوکر رکھو کیونکہ ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔

(124) فرشتوں نے آکر تدفین کی

حضرت عباد ابو عتبہ خواص کا بیان ہے: ایک عبادت گزار و زاہد شخص مختلف علاقوں میں گھومتا رہتا تھا۔ اس کا کوئی دنیوی مقصد نہیں تھا نہ ہی لذت کے لئے سیر کرتا تھا بلکہ صرف دنیا ترک کرنے والے اور ابدال اولیائے کرام

سے ملاقات کے لئے سفر کرتا تھا۔ایک دن وہ سمندر کے ایک ایسے کنارے پر آیا جہاں نہ تو لوگ رہتے تھے اور نہ وہاں کوئی کشتی آتی تھی۔اس شخص کا بیان ہے کہ وہاں اچانک میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو کسی پہاڑ کی گھاٹی سے نکل کر آیا۔جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگنے لگا، میں بھی اس کے پیچھے دوڑا۔اچاک وہ آدمی منہ کے بل زمین پر گر پڑا، میں نے اس کے پاس جا کر کہا: اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے! تم کیوں بھاگ رہے ہو؟ اس نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے کہا: میں بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں، مجھے کچھ سکھادو۔اس نے کہا: تم جہاں بھی ہو، حق پر قائم رہو۔ اللہ کی قسم! میں اپنی ذات کو تعریف کے لائق نہیں سمجھتا کہ تمہیں اپنے عمل کی طرف بلاؤں۔پھر اس نے ایک چیخ ماری اور اس کا انتقال ہو گیا۔میں حیران ہو گیا اور مجھے کچھ سمجھ نہ آئی کہ اس کے ساتھ کیا کروں۔ جب رات ہوئی تو میں ایک طرف ہو کر سو گیا۔میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے چار افراد گھوڑوں پر سوار ہو کر اس کے پاس اُترے، انہوں نے اس کے لئے قبر کھودی، اسے کفن پہنایا، اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور اسے دفن کر دیا۔عبادت گزار شخص کا بیان ہے: یہ خواب دیکھ کر میں گھبرا کر اٹھ گیا، بقیہ رات مجھ سے نیند دور ہو گئی۔ جب صبح ہوئی تو میں اُس جگہ گیا جہاں اس آدمی کی لاش تھی، جب دیکھا تو وہ لاش وہاں موجود نہیں تھی۔میں اسے تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ مجھے ایک نئی قبر نظر آئی تو میں نے گمان کیا کہ یہی وہ قبر ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔

(125)مؤمن کی خوشی

حضرت زکریا بن عدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یمن میں ایک عابد کو کہتے سنا: مؤمن کی خوشی اور لذت اس کی خلوت اور اپنے رب سے مناجات میں ہے۔

(126)ہر وقت موت کی فکر رہتی

حضرت مالک بن مِغول رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: ایک شخص حضرت ربیع بن ابوراشد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ لوہے کے صندوق پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: کتنا اچھا ہو اگر آپ مسجد میں جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ آپ نے فرمایا: اگر موت کی یاد لمحہ بھر میرے دل سے نکل جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ میرے دل میں بگاڑ آجائے گا۔

(127)موت کی یاد

حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: میں حضرت ربیع بن ابوراشد رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک قبرستان میں موجود تھا، ایک شخص نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت کی: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو۔ (پ17، الحج:5) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا موت کا ذکر میرے اور میری بہت سی تجارتوں کے درمیان رکاوٹ بن گیا ہے۔ اگر موت کی یاد ایک پل کے لئے بھی میرے دل سے جدا ہو تو مجھے اندیشہ ہے کہ میرے دل میں فساد پیدا ہو جائے گا۔ اگر مجھے اسلاف

کی مخالفت کا خوف نہ ہوتا تو میں مرتے دم تک قبرستان ہی میں رہتا۔

(128) اپنے بارے میں نہ بتانا

حضرت حسن بن رشید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا: اے حسن! جو تم سے واقف نہ ہو اسے اپنے بارے میں نہ بتانا اور جو تمہیں جانتا ہو اس کے بارے میں جاننے کی کوشش نہ کرنا۔

(129) تعلقات کم رکھنے والا فائدے میں ہے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے فرمایا: تمہیں جان پہچان والوں سے تکلیف پہنچتی ہے یا انجانے لوگوں سے؟ اس نے کہا: جان پہچان والوں سے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسوں سے جو چیز کم ملتی ہے وہ خیر ہے۔

(130) دوست نہ ہونا کوئی عیب نہیں

حضرت ابو وہب محمد بن مزاحم نے فرمایا: حضرت نضر بن محمد کے دوست نہیں ہیں۔ یہ بات حضرت نضر تک پہنچی تو انہوں نے کہا: میں حضرت محمد بن ثابت کے کسی دوست کو نہیں جانتا لیکن پھر بھی لوگوں کے دلوں میں ان کی بہت محبت تھی۔

(131) کوئی مجھے نہ پہچانے

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں لوگوں کو پہچانوں لیکن وہ مجھے نہ پہچانیں۔

(132) جان پہچان کم رکھو

حضرت عبید اللہ بن ادریس اودی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت داؤد

طائی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو۔

(133) شہرت پسند کرنے والے کی مذمت

حضرت طالوت روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص نے شہرت پسند کی اس نے اللہ پاک کی تصدیق نہیں کی۔ حضرت طالوت کا بیان ہے کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی تسبیح کرتے ہوئے ہونٹ ہلاتے نہیں دیکھا۔

(134) پہاڑ پر رہنے والے بزرگ

حضرت ابو فروہ سائح رحمۃ اللہ علیہ جو اللہ پاک کے لئے عمل کرنے والوں میں سے تھے، ان کا بیان ہے: میں ایک پہاڑ پر گھوم رہا تھا کہ اس دوران میں نے ایک گونج سنی۔ میں نے سوچا کہ یہاں کچھ ہے، چنانچہ میں اس آواز کی طرف چلا تو میں نے ایک پکارنے والا کو سنا جو کہہ رہا تھا: اے وہ ذات جس نے مجھے اپنی یاد سے مانوس اور اپنی مخلوق سے وحشت زدہ کیا، جو خوشیوں میں میرا ساتھی تھا! آج میرے آنسوؤں پر رحم فرما اور مجھے اپنی ایسی معرفت عطا فرما جو مجھے تیرے مزید قریب کر دے۔ اے اپنے اولیاء کو بڑی نعمتیں عطا فرمانے والے! آج مجھے اپنے متقی اولیائے کرام میں شامل فرمادے۔ پھر مجھے ایک چیخ سنائی دی لیکن کوئی دکھائی نہ دیا۔ میں آواز کی طرف گیا تو ایک بزرگ بیہوش پڑے ہوئے تھے جن کے جسم کا کچھ حصہ ظاہر ہو چکا تھا، میں نے اسے ڈھانپ

دیا۔ میں ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ ہوش میں آگئے تو مجھ سے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ میں نے کہا: انسانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: مجھ سے دور رہو، میں تم لوگوں سے ہی بھاگا ہوں۔ پھر وہ رونے لگے، اٹھے اور مجھے چھوڑ کر جانے لگے۔ میں نے کہا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، مجھے راستہ بتا دیں۔ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ رہا راستہ!

(134)خوشی کا سبب

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے تھے اور ذی طویٰ میں مقیم تھے۔ ایک دن آپ نے اپنے غلام سے فرمایا: اے لڑکے! دروازہ کھولو، کیا ہی مبارک رات ہے کہ آج میں نے کسی سے بات نہیں کی اور نہ کسی نے مجھ سے بات کی!

(135)لوگوں کے نہ پہچاننے میں کوئی نقصان نہیں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے گھر تمہارے لئے کافی ہوں، اگر کوئی تمہیں نہ پہچانے تو اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں، اور لوگوں سے آگے بڑھ کر اللہ پاک کا قرب حاصل کرو۔

(136)جزیرے پر موجود عبادت گزار

حضرت عبد اللہ بن ابی نوح کہتے ہیں: میں ایک جزیرے پر ایک عبادت گزار شخص سے ملا جو وہاں اکیلا رہتا تھا۔ میں نے کہا: میرے بھائی! تم یہاں

اکیلے کیا کرتے ہو؟ کیا وحشت نہیں ہوتی؟ اس نے کہا :وحشت تو دیگر جگہوں پر عام ہے۔ میں نے پوچھا: کتنے عرصے سے یہاں ہو؟ کہا: تیس سال سے۔ پوچھا: کھانے کا انتظام کہاں سے ہوتا ہے؟ کہا: نعمتیں دینے والے (اللہ پاک) کے پاس سے۔ میں نے پوچھا: یہاں قریب کوئی ایسا ذریعہ ہے جس پر ضرورت کے وقت تکیہ کرو؟ کہا: جس چیز کی کفالت اور ضمانت اللہ نے دے دی ہو، اس بارے میں تم کتنے فکر مند ہو! میں نے کہا: اپنا حال بتاؤ۔ کہا: میرا حال وہی ہے جو تم دیکھ رہے ہو، دن رات ایسے کریم کے بھروسے پر گزرتے ہیں جسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ پھر انہوں نے ایک ایسی زوردار چیخ ماری جس سے میں گھبرا گیا، وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے جبکہ میں انہیں اسی حالت پر چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

(137) ہدایت کے چراغ بنو

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے چشمے بنو، ہدایت کے چراغ بنو، گھروں سے چمٹے رہنے والے بنو، رات کے چراغ بنو، تازہ دلوں اور پرانے کپڑوں والے بنو۔ (اگر تم ایسے بن جاؤ تو) آسمان والوں میں پہچانے جاؤ گے لیکن زمین والوں میں گمنام رہو گے۔

(138) دین میں کمزوری کی نشانی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: کسی شخص کی دین میں کمزوری کے لئے اتنی نشانی کافی ہے کہ اس کے بہت سے دوست ہوں۔

(139) نہ بیٹھتا تو بہتر تھا

حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں کسی کے پاس بیٹھا یا کوئی

میرے پاس بیٹھا، میں کسی کے پاس کھڑا ہوا یا کوئی میرے پاس کھڑا ہوا تو میں نے یہ جان لیا کہ میں اس کے پاس یا وہ میرے پاس نہ بیٹھتا تو میرے لئے بہتر تھا۔

(140)ملاقات کے لئے استخارہ

حضرت عبد الرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں، حضرت ابو خصیب، حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ اور حضرت بشر بن سَری نے حضرت بشر بن منصور سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کی صحبت کے بارے میں اللہ پاک سے استخارہ کیا تھا اور میرے دل میں اس بات کا غلبہ ہوا کہ تم لوگ نہ آیا کرو۔

(141)کثیر بھلائی فوت ہوگئی

حضرت ایوب بن عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا: جب سے میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں تب سے کثیر بھلائی مجھ سے فوت ہوگئی ہے۔

(142)کوئی فائدہ نہیں دے سکتا

حضرت عباس بن ولید کا بیان ہے: حضرت بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے فرمایا: میں کسی سے مل کر اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔

(143)زیادہ دوست مت بناؤ

حضرت سہل بن ہاشم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اپنے آپ کو زیادہ دوست بنانے اور زیادہ لوگوں سے واقفیت

بڑھانے سے بچاؤ۔

(144)بزرگ کی نصیحت

حضرت مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سماک بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے فلاں! بہت زیادہ دوست بنانے سے بچو۔

(145)دوست زیادہ تو حقوق بھی زیادہ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دوست زیادہ ہوں گے تو مطالبے بھی زیادہ ہوں گے۔ کسی نے پوچھا: یہ مطالبے کیا ہیں؟ فرمایا: حقوق۔

(146)میں کبھی اکیلا نہیں ہوتا

حضرت ابو عبد الرحمن ازدی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: میں بیروت شہر کی بیرونی دیوار کے پاس چل رہا تھا، اس دوران میں ایک نوجوان کے پاس سے گزرا جس کے پاؤں سمندر میں لٹک رہے تھے اور وہ تکبیر کہہ رہا تھا۔ میں اس کے قریب رکا اور پوچھا: اے نوجوان! تم اکیلے کیوں بیٹھے ہو؟ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو! سچ کے سوا کچھ نہ کہو۔ جب سے میری ماں نے مجھے جنا ہے میں کبھی اکیلا نہیں ہوا۔ میں جہاں بھی رہوں میرا رب میرے ساتھ ہے۔ دو فرشتے میرے ساتھ ہیں جو میری حفاظت کرتے ہیں، اور ایک شیطان ہے جو مجھ سے جدا نہیں ہوتا۔ جب مجھے اپنے رب سے کوئی حاجت ہوتی ہے تو میں زبان سے کچھ نہیں کہتا، دل ہی دل میں مانگ لیتا ہوں، اور وہ مجھے عطا کر دیتا ہے۔

(147)بہترین شخص

حضرت ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ

واٰلہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کر کے فرمایا: اس وقت تم میں سے ، یا لوگوں میں سے بہترین وہ شخص ہو گا جو اپنے مال کے ساتھ گوشہ نشین ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے، یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے دشمن کو ڈراتا رہے اور دشمن اسے ڈراتا رہے۔

(148) آزما کر دیکھو

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کو آزما کر دیکھو، پھر ان میں سے بہت قلیل لوگوں کو دوست بناؤ۔

(149) مگر دل قحط زدہ ہیں

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں لیکن ان میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں پاتا۔ مختلف آوازیں سنتا ہوں لیکن مانوس کرنے والی کوئی نہیں پاتا۔ (لوگوں کی) زبانیں تو سرسبز وشاداب ہیں مگر دل قحط زدہ (بنجر زمین کی طرح) ہیں۔

(150) ایسے دوست سے دور رہو

حضرت مغیرہ بن ابی صالح کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ مجھے فرمایا کرتے تھے: میری یہ بات یاد رکھنا! ہر وہ دوست یا ہم نشین سے جس سے تمہیں دین میں کوئی بھلائی حاصل نہ ہو اس سے بچ کر رہو۔

(151) کسی کے پاس مت جاؤ

حضرت جعفر بن سلیمان کا بیان ہے کہ حضرت حارث بن شِہاب رحمۃ اللہ

علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو سلیمان! اس زمانے میں کسی کے پاس مت جانا، مؤمنِ آلِ فرعون کی طرح ہو جاؤ۔

(152)رونے کے لئے مخصوص جگہ

حضرت معلّٰی بن زیاد بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک تہہ خانہ تھا جہاں وہ جا کر روتے تھے۔

(153)رحمت الٰہی کے امیدوار

حضرت علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کافی مال و دولت اور غلام تھے۔ آپ نے کچھ غلام آزاد کر دیئے، کچھ رشتہ داروں کو دیئے، کچھ بیچے اور ایک یا دو اپنے لئے رکھ لئے جن کی کمائی سے گزارہ چلاتے۔ خود عبادت میں مصروف رہتے، روزانہ صرف دو روٹیاں تناول فرماتے، لوگوں سے الگ تھلگ رہتے، باجماعت نماز، جمعہ، نمازِ جنازہ اور مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو فراغت کے بعد فوراً گھر لوٹ جاتے، مجاہدات کے باعث جب کافی کمزور ہو گئے تو خبر ملنے پر دوست تیمارداری کے لئے آئے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات فرمانے لگے: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے! آپ نے تو خود کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے، اب آپ میں مجاہدات کی سکت باقی نہیں رہی۔ جب تک وہ گفتگو کرتے رہے آپ خاموش رہے، پھر فرمایا: میں اپنے رب کے لئے عاجزی و انکساری اختیار کرتا ہوں تاکہ وہ مجھ پر رحم فرمائے۔

(154) اس وقت تک صدیقین کا مرتبہ نہیں پاسکتا

حضرت رباح بن عمرو قیسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا: بندہ اس وقت تک صدیقین کا مرتبہ نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا وہ بیوہ ہے اور اس کی پناہ گاہ کتوں کے ٹھکانوں کی طرح نہ ہو۔

(155) بیٹے کو گوشہ نشینی کی نصیحت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر لوگوں میں کوئی بڑا فتنہ برپا ہو جائے تو اس غار میں چلے جانا جس میں، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکے تھے، اور وہیں رہنا، تمہارا رزق صبح وشام وہیں پہنچ جائے گا۔

(156) لالچ کی مکھیاں

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک سردار کو دیکھا جس کے ساتھ تقریباً دس آدمی چل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: لالچ کی مکھیاں اور آگ کے پروانے!

(157) اس بات میں کوئی برائی نہیں

حضرت حصین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا: مسلمان کے لئے اس بات میں کوئی برائی نہیں کہ وہ بالکل اکیلا ہو کر رہے۔

(158) تنہائی برے ساتھی سے بہتر ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیک ساتھی تنہائی سے بہتر ہے

اور تنہائی برے ساتھی سے بہتر ہے۔ بھلائی کی باتیں کرنے والا خاموش رہنے والے سے بہتر ہے اور خاموش رہنے والا بری باتیں کرنے والے سے بہتر ہے۔ امانت دار خائن سے بہتر ہے اور خائن بہتر ہے اس شخص سے جو دوسروں کے بارے میں بدگمانی رکھتا ہو۔

(159) گوشہ نشینی کسے ناگوار گزرتی ہے؟

حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے گوشہ نشینی اور اسے ناپسند کرنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: گوشہ نشینی کو صرف جاہل ہی ناپسند کرتا ہے۔ جو عالم ہو وہ گوشہ نشینی کے فوائد کو جانتا ہے اور اسے ناگوار نہیں جانتا۔

(160) افضل عمل

حضرت حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نیکی کے کاموں میں سے مجھے کوئی عمل اس سے افضل معلوم نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا کہ فرض عبادات کے لیے بھی کوئی حیلہ کرکے وہ گھر میں ہی رہ سکتا تو اسے ایسا کرنا چاہیے۔

(161) نجات دینے والی تین چیزیں

حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے کہا: کیا میں آپ کو تین نجات دینے والی باتیں نہ بتاؤں جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام لائے تھے؟ (1) اپنے گھر میں رہنا، (2) اپنی خطاؤں پر رونا، (3) اپنی زبان کو سنبھالنا۔ حضرت سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جواب میں

فرمایا: کیا میں تمہیں تین ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں نہ بتاؤں؟(1) وعدہ توڑ دینا، (2) سنت چھوڑ دینا، (3) جماعت سے الگ ہو جانا۔

(162) اپنے گھروں میں رہو

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی برے ساتھی سے بہتر ہے۔ اچھے ساتھی کی مثال خوشبو والے کی طرح ہے، اگر وہ تمہیں خوشبو نہ بھی لگائے تو اس کی خوشبو تمہیں مہکا دیتی ہے۔ برے ساتھی کی مثال لوہار کی طرح ہے، اگر وہ تمہیں نہ بھی جلائے تو اس کی بدبو تمہیں متاثر کر دیتی ہے۔ دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پلٹتا رہتا ہے، دل کی مثال کھلے میدان میں موجود ایک پر کی طرح ہے جسے ہوا درخت سے ٹکرا کر ادھر اُدھر پھیرتی رہتی ہے۔ تم پر ایسے فتنوں کا وقت آنے والا ہے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسا ہو گا، آدمی صبح مؤمن ہو گا اور شام کو کافر جبکہ شام کو مؤمن ہو گا اور صبح کافر۔ حاضرین نے عرض کیا: ہم میں سے جو یہ زمانہ پائے وہ کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں رہو۔

(163) میل جول میں ہلاکت ہے

حضرت ابراہیم بن عمرو بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب لوگوں نے جان لیا کہ ہلاکت میل جول میں ہے، تو انہوں نے اپنے آپ پر میل جول چھوڑ دینے کو لازم کر لیا۔

(164) لوگ کب پہچانے جاتے ہیں؟

حضرت مخلد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک جس بندے سے

محبت فرماتا ہے تو یہ نہیں چاہتا کہ لوگ اس کے مرتبے کو پہچانیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگ اس وقت تک نہیں پہچانے گئے جب تک انہوں نے نہ چاہا کہ وہ پہچانے جائیں۔

(165)عہدہ چھوڑنا مشکل ترین کام

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: میں نے کسی بھی چیز کو چھوڑنا عہدہ و سربراہی چھوڑنے سے زیادہ آسان دیکھا ہے۔

(166)لوگوں کو چھوڑ دو

ایک شخص نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو اپنا ساتھی بنالو اور لوگوں کو چھوڑ دو۔

(167)کوئی مانوس نظر نہیں آرہا

حضرت جریر بن حازم کہتے ہیں: ہم ایک دن حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے یہاں تک کہ ان کی چھت بھر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھا اور فرمایا: میں آنکھیں تو دیکھ رہا ہوں مگر کوئی مانوس نظر نہیں آرہا، نہ پہچان ہے۔ نہ تو سچی بات نظر آتی ہے اور نہ سچے عمل، بس کپڑے پہنے ہوئے شکلیں ہیں۔

(168)صحابی کی خواہش

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ مجھے سو ایسے افراد مل جائیں جن کے دل سونے کے ہوں، پھر میں ایک چٹان پر کھڑا ہو کر

انہیں ایسی حدیث سناؤں کہ انہیں کبھی کوئی فتنہ نقصان نہ پہنچا سکے، پھر میں وہاں سے چلا جاؤں اور وہ لوگ مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔

(169)حکمت کے دس حصے

حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ حکمت کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے خاموشی میں جبکہ دسواں حصہ لوگوں سے دوری میں ہے۔

فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو خاموشی کا عادی بنانے کی کوشش کی لیکن اس میں مکمل کامیاب نہ ہو سکا، تو میں نے سمجھ لیا کہ حکمت کے یہ دسوں حصے دراصل لوگوں سے دور رہنے میں ہیں۔

(170)لوگوں سے میل جول کے لئے شرائط

ایک شخص نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: لوگوں سے میل جول نہ رکھو۔ اس نے کہا: جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے وہ زندہ کیسے رہے؟ ارشاد فرمایا: اگر میل جول ضروری ہے تو سچ بولو اور امانت ادا کرو۔

(171)نقصان کے ساتھ واپسی

حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک دانشور (عقل مند و دانا آدمی) کا کہنا ہے: میں اپنے گھر سے نکلوں اور میرا مطمحِ نظر کوئی دینی فائدہ ہو، پھر میں اس سے واپس پلٹوں تو میری یہ واپسی نقصان کے ساتھ ہو گی۔

(172)نبوی نصیحت

حضرت قاسم بن مخول بہزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: میرے والد حضرت مخول رضی اللہ عنہ جنہوں نے زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں پایا، ان کا بیان ہے: میں نے اَبْواء کے مقام پر (شکار کرنے کے لئے) کچھ پھندے لگائے۔ ایک پھندے میں ہرن پھنس گیا لیکن نکل بھاگا۔ میں اس کے پیچھے گیا تو دیکھا کہ ایک شخص نے اسے پکڑا ہوا ہے۔ ہم دونوں میں جھگڑا ہوا اور ہم (فیصلہ کروانے کے لئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَبْواء میں ایک درخت کے نیچے چمڑے کے فرش پر آرام فرما تھے۔ ہم نے اپنا معاملہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرن کو ہم دونوں کے درمیان برابر تقسیم کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جس میں سب سے بہترین مال ایسی بکریاں ہوں گی جو دو پتھریلی جگہوں کے درمیان چراگاہ میں ہوں، وہ درختوں سے کھائیں گی، پانی پئیں گی، ان کا مالک انہی میں سے کھائے گا، ان کا دودھ پیئے گا اور ان کے بالوں (اون) سے بنا ہوا کپڑا پہنے گا۔ فتنوں کا طوفان عربوں کے درمیان بھڑکے گا۔ پھر تین مرتبہ فرمایا: اللہ پاک کی قسم! تم آزمائے جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے! ارشاد فرمایا: نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج اور عمرہ کرو، والدین کے ساتھ بھلائی کرو، رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرو، مہمان کی مہمان نوازی

کرو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، حق جہاں بھی ہو اس کے ساتھ رہو۔

(173) دوستوں کے ساتھ نہ بیٹھنے کی وجہ

حضرت عبدالواحد بن زید سے مروی ہے: حضرت غزوان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھی ان سے کہا کرتے تھے: آپ روتے ہیں، ہنستے نہیں، آپ کو اپنے بھائیوں کے ساتھ بیٹھنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ یہ سن کر آپ رونے لگتے اور فرماتے: میں نے اپنے دل کا سکون اس کی صحبت میں پایا ہے جس کے پاس میری اصل ضرورت ہے (یعنی اللہ پاک)۔

(174) ولی اللہ کی تمنا

حضرت ثابت بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا: میری تمنا ہے کہ میں ایسی جگہ ہوتا جہاں مجھے کوئی نہ پہچانے، نہ میں لوگوں کو نہ دیکھوں، نہ وہ مجھے دیکھیں یہاں تک کہ میں مر جاؤں۔

(175) پہچان ہونے پر چلے جاتے

حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام جب کسی بستی میں داخل ہوتے اور وہاں نماز پڑھتے تو لوگ آپ کو پہچان لیتے، اس کے بعد آپ علیہ السلام وہاں سے کسی اور جگہ منتقل ہو جاتے۔

(176) سب سے زیادہ لذیذ چیز

حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: حقیقی لذت کے خواہش مندوں کو تنہائی میں بارگاہ الٰہی میں مناجات کرنے سے زیادہ لذیذ کوئی چیز

میسر نہیں ہوتی۔

(177)حصولِ لذت کا ذریعہ

حضرت عبد العزیز راسبی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا "سید العابدین" کہا کرتی تھیں، ان سے پوچھا گیا: آپ کے پاس حصولِ لذت کے لئے کون سی چیز باقی ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک تہہ خانہ جس میں مجھے خلوت نشینی نصیب ہو۔

(178)راحت کس چیز میں ہے؟

حضرت احمد بن صاعد صوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آج سے پہلے دوستوں سے ملاقات میں راحت ملتی تھی لیکن اب راحت صرف اللہ پاک کے ساتھ خلوت میں ہے۔

(179)ہدایت کے چراغ بنو

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا علم کے چشمے بنو، رات کے چراغ بنو، گھروں سے چمٹے رہنے والے بنو، تازہ دلوں اور پرانے کپڑوں والے بنو۔(اگر تم ایسے بن جاؤتو) آسمان والوں میں پہچانے جاؤگے لیکن زمین والوں میں گمنام رہوگے۔

(180)ایک ایسازمانہ آنے والا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ ایک زمانہ آئے جب آدمی کے لئے یہ بہتر ہوگا

کہ وہ ایک پہاڑی گھاٹی میں اپنی چند بکریوں کے ساتھ رہے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، اللہ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔

(181)خوش نصیبی تنہائی میں ہے

حضرت عبد اللہ کا بیان ہے کہ ابو بکر عنبری نے مجھے یہ اشعار سنائے:

کاش درندے ہمارے پڑوسی ہوتے، اور ہم اُن لوگوں میں سے کسی کو نہ دیکھتے جنہیں ہم دیکھتے ہیں، درندے تو اپنے ٹھکانوں میں آرام سے بیٹھے رہتے ہیں، لیکن انسانوں کی بُرائی کبھی ختم نہیں ہوتی، پس اپنی جان بچاؤ اور تنہائی سے مانوس ہو جاؤ، تم دیکھو گے کہ خوش نصیبی اسی میں ہے کہ تنہا رہا جائے۔

(182)کاش! ایسے لوگ آج بھی ہوتے

عبد اللہ کہتے ہیں کہ ابو عبد اللہ تیمی نے مجھے حنتم بن جحشہ عجلی نامی ایک عبادت گزار کے یہ اشعار سنائے:

کاش میرے زمانے میں بھی ایسے قاری اور نوجوان ہوتے جیسے گزرے زمانوں میں تھے، ایسے مرد جن کے اخلاق تھے، اور وہ حادثاتِ زمانہ میں ثابت قدم تھے، گندگی کی بات سنتے تو اس سے دور ہو جاتے، اور پڑوسیوں پر ظلم کرنے سے بچتے تھے، کمزور کو اس وقت انصاف دیتے جب کوئی اس سے جھگڑتا، اور بوڑھوں کی عزت کرتے تھے، کاش آج کے ان زیادہ لوگوں کے بدلے اُس زمانے کے تھوڑے سے لوگ مجھے مل جاتے۔

(183) صحابی کی تمنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب لوگوں میں فتنہ ظاہر ہوا تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش! میرے، میرے گھر والوں اور ان دونوں شہروں میں سے جو میری بیعت کرتے ہیں، ہمارے پاس اتنا ہوتا جو ہمیں کافی ہو جاتا، یہاں تک کہ ہم میں سے آخری شخص پہلے شخص کو دفنا دیتا۔

(184) یہ ملاقاتوں کا زمانہ نہیں

حضرت موسیٰ بن داؤد بیان کرتے ہیں: تقریباً تیس سال پہلے میری ملاقات حضرت بکر عابد رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو میں نے کہا: میں نے کئی دنوں سے آپ کو نہیں دیکھا۔ ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی! یہ ملاقاتوں کا زمانہ نہیں، اب دنیا میں صرف غم اور پریشانیاں باقی رہ گئی ہیں۔ یہ فرما کر چلے گئے۔

(185) کبھی اپنے دروازے سے نہ نکلتا

ایک عبادت گزار حضرت سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر نمازِ باجماعت نہ ہوتی تو میں مرتے دم تک کبھی اپنے دروازے سے باہر نہ نکلتا۔ مزید فرماتے ہیں: اللہ پاک کے فرمانبرداروں نے دنیا میں اپنے آقا کے ساتھ تنہائی میں مناجات سے بڑھ کر کسی چیز کو لذت والا نہیں پایا اور نہ ہی آخرت میں اللہ پاک کے دیدار سے لذیذ کوئی نعمت پائی۔ یہ فرما کر آپ بے ہوش ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ ہر رات ایک سحر سے دوسری رات سحر تک

روزہ رکھتے اور اسی وقت میں فجر سے پہلے وضو کر کے عبادت میں لگ جاتے۔

(186) گوشہ نشینی کی وجہ

حضرت حصین بن قاسم وراق کا بیان ہے: میں نے شام میں ایک عابد کو تنہائی اختیار کئے دیکھا تو اس بات پر انہیں عتاب کیا۔ انہوں نے جواب دیا: اے بھائی! لوگوں کے درمیان حق پر صبر نہ کر سکنے نے مجھے یہاں پہنچا دیا۔ میں نے پوچھا: وہ کیسے؟ فرمایا: میں برائیاں دیکھتا تھا جنہیں بدلنا میرے ذمے تھا لیکن میں اس بات پر قادر نہ تھا۔ جب یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری تو مجھے خوف ہوا کہ میں اس معاملے میں قدم بڑھاؤں گا تو میری جان کے لئے خطرہ بن جائے گا، اور چھوڑ دوں گا تو گناہ ہو گا، تو مجھے لگا کہ ان لوگوں سے ہجرت ہی آسان ہے۔ پھر وہ رونے لگا اور یہ آیت پڑھی: ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ(۵۶)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو۔

(پ21، العنکبوت: 56)

(187) تین قسم کی مجالس

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجالس تین قسم کی ہوتی ہیں: (1) وہ مجلس جو اللہ کی راہ میں ہو، (2) وہ مجلس جو اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں ہو، جس میں اللہ کا ذکر ہو، (3) اور وہ مجلس جو تمہارے اپنے گھر میں ہو، جس میں نہ تم کسی کو اذیت دو اور نہ تمہیں کوئی اذیت دے۔

(188) صحابی کا خطبہ

حضرت ابو عیینہ کے آزاد کردہ غلام حضرت واصل بیان کرتے ہیں: حضرت یحییٰ بن عقیل نے مجھے ایک کاغذ دیا اور فرمایا: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ ہر جمعرات کی رات اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ خطبہ پڑھا کرتے تھے: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں نمازیں ترک کر دی جائیں گی، عمارتیں بلند ہوں گی، قسمیں اور گالیاں عام ہوں گی، رشوت اور زنا پھیل جائیں گے اور دین کو دنیا کی خاطر بیچا جائے گا۔ جب تم یہ دیکھو تو نجات چاہو، نجات چاہو! لوگوں نے پوچھا: نجات کیسے؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھر کے بچھونے کی مانند بن جاؤ (یعنی گھر میں رہو)، اپنی زبان اور ہاتھ کو روک لو۔

(189) سب سے بہتر کون؟

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے جان ومال سے جہاد کرے اور وہ شخص جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں ہو جہاں اللہ پاک کی عبادت کرے اور لوگوں کو چھوڑ دے۔

(190) سحر کے وقت نیک بندے کی عرض

حضرت محمد بن عمرو بن عیسیٰ عبری کہتے ہیں: میں اپنے دادا جان کو سنتا کہ

وہ سحر کے وقت روتے ہوئے یہ کہتے تھے: مجھے آرزوئیں دھوکہ دے رہی ہیں، جبکہ اللہ پاک کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کہتے تھے: ﴿ وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِؕ(۸۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا۔ (پ19، الشعراء:82) اس کے بعد میرے دادا جان روتے رہتے۔

(191) خوش نصیب چرواہا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب اس بکری چرانے والے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی اونچی چوٹی میں ہو اور نماز کی اذان دے کر نماز پڑھے۔ اللہ پاک اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو! اذان دیتا ہے، نماز قائم کرتا ہے، مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔

(192) فتنوں کی پیش گوئی

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے جبکہ میں شر کے متعلق پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں وہ مجھے نہ پہنچ جائے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم پہلے جہالت اور شر میں تھے، پھر اللہ پاک ہمارے پاس یہ خیر لایا۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا اس شر کے بعد کوئی

خیر ہو گی؟ ارشاد فرمایا: ہاں، مگر اس خیر میں کدورت ہو گی۔ میں نے عرض کیا: اس کی کدورت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک ایسی قوم جو میرے طریقے کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی، تم ان کی بعض باتیں اچھی پاؤ گے بعض بری۔ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد شر ہو گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں! دوزخ کے دروازے پر بلانے والے، جو دوزخ کی طرف انکی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ان کی علامات بتادیجئے۔ ارشاد فرمایا: وہ ہمارے گروہ سے ہوں گے، ہماری زبان میں کلام کریں گے۔ میں نے عرض کیا: اگر میں یہ حالات پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہنا۔ اگر ان کی جماعت اور امام نہ ہو تو ان تمام فرقوں سے الگ رہنا، اگرچہ اس طرح ہو کہ تم کسی درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑ لو حتی کہ تم کو اسی حالت میں موت آجائے۔

(193) قیامت کی نشانیاں

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا: جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا، لیکن اس کی نشانیاں ہیں: بازاروں کا قریب ہونا۔ حاضرین نے پوچھا: بازاروں کے قریب ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا: بازاروں کا مندا ہونا۔ (قیامت کی مزید نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:) بارش ہو گی مگر پیداوار نہ ہو گی، غیبت عام ہو جائے گی، زنا کی اولاد زیادہ ہو گی، مالدار

کی بڑائی ہو گی، فاسقوں کی آوازیں مساجد میں بلند ہوں گی، اہلِ منکر اہلِ حق پر غالب آجائیں گے۔ سوال پوچھنے والے شخص نے عرض کیا: (اس وقت سے متعلق) آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اپنے دین کو لے کر بھاگ جاؤ اور اپنے گھر کے بچھونے کی مانند ہو جاؤ۔

(194) بہترین آدمی

قریش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حارث بن خالد یا خالد بن حارث رضی اللہ عنہ ہے، روایت کرتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، میں وضو کا پانی لے کر حاضرِ خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ پاک اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، اپنے مال کو پاک رکھے اور لوگوں سے الگ تھلگ ہو جائے۔

(195) ایک ایسا وقت آنے والا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی آدمی کے لئے بہتر یہی ہو گا کہ پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اپنی بکریاں لے کر رہ جائے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، اللہ پاک کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔

(196) بادشاہت سے بہتر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سردیاں گرمی بن جائیں، اولاد باعثِ غم ہو، کمینے لوگ آگے بڑھ جائیں اور شریف لوگ کم رہ جائیں، تو پھر پہاڑ کی اونچی چوٹی پر چند موٹی تازی بکریاں رکھ کر رہنا بنی نضیر کی بادشاہت سے بہتر ہوگا۔

(197) کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا؟

حضرت عبد اللہ بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک دوست کے نام خط میں لکھا: کیا ابھی تمہارے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ لوگوں سے وحشت اختیار کرو؟

(198) افضل کون؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سے کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مومن جو اپنے جان ومال سے اللہ پاک کی راہ میں جہاد کرے۔ پوچھا گیا: پھر کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو لوگوں سے الگ ہو کر کسی پہاڑی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو ان کے شر کی وجہ سے چھوڑ دے۔

(199) اپنے گھر میں رہو

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ فتنے کا ذکر آیا تو میں نے

عرض: اللہ مجھے آپ پر قربان کرے! (فتنے کے وقت) میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں رہو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

(200) فتنے کے وقت کیا کرتے؟

حضرت بشیر بن عقبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت یزید بن عبد اللہ بن علاء سے پوچھا: جب لوگوں میں کوئی فتنہ پھیلتا تو حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے؟ فرمایا: وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں بیٹھ جاتے، نہ کسی صف میں آتے اور نہ جماعت میں یہاں تک کہ وہ فتنہ ختم ہو جاتا۔

(201) مجھے تنہائی پسند ہے

حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تنہائی مجھے زیادہ پسند ہے۔

(202) بادشاہ کے پاس جانا چھوڑ دیا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص بادشاہ کے پاس جایا کرتا اور اس سے انعام و اکرام لیا کرتا تھا، پھر اس نے بادشاہ کے پاس جانا چھوڑ دیا اور گھر میں بیٹھ گیا۔ اس کے بیوی بچوں نے اس کے پاس آکر کہا: آپ نے بادشاہ کے پاس جانا اور انعام و اکرام لینا کیوں چھوڑ دیا؟ وہ شخص ان کی طرف توجہ نہیں کر رہا تھا، وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! اگر آپ ایسا کریں گے تو بھوکے مر جائیں گے۔ اس نے جواب دیا: اے میرے بچو! اللہ کی قسم! ایمان والا ہو کر بھوکا مر جانا میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ کھا پی کر منافقت کی حالت

میں مر جاؤں!

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے یہ جان لیا کہ قبر گوشت اور چربی تو کھا لیتی ہے لیکن ایمان نہیں کھا سکتی۔

(203) خلوت کے فوائد

حضرت نصر بن یحییٰ بن ابی رحمۃ اللہ علیہ جو اہلِ حکمت میں سے تھے، فرماتے ہیں: ہم نے دنیا سے بے رغبتی کے باب میں اس سے زیادہ بلیغ اور مؤثر چیز کوئی نہیں پائی کہ بندے کے دل میں آخرت کا غم قرار پکڑ لے۔ جب یہ غم دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو وہ بندے کو تنہائی سے مانوس کر دیتا ہے؛ وہ تنہائی سے انس پاتا ہے اور مخلوق سے وحشت محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب وہ خلوت کی محبت کی مٹھاس کو اپنے وجود کے اندر یوں رواں دیکھتا ہے جیسے درخت کی جڑوں میں پانی دوڑتا ہے، پھر اس کی شاخیں ہری بھری ہو جاتی ہیں اور ٹہنیاں پھل دینے لگتی ہیں۔ اس کے دل میں قیامت کے دن کا غم بس جاتا ہے اور وہ اس کے دل کی گہرائیوں میں سرایت کر جاتا ہے۔ یوں خلوت سے دنیا سے بے رغبتی کی مختلف بنیادیں جنم لیتی ہیں۔ جب بندہ خلوت کے درجے تک پہنچ جائے، اس پر صبر کرے اور اسی حالت پر قائم رہے، تو یہ کیفیت اسے خلوت کی محبت تک لے جاتی ہے۔

خلوت کی محبت سے سب سے پہلے جو چیز جنم لیتی ہے وہ یہ ہے کہ بندہ اپنے اور اپنے رب کے درمیان، اپنے ہر قول میں اخلاص اور سچائی کا طالب بن

جاتا ہے۔ خلوت اسے دنیا کے غموں سے دل کی راحت عطا کرتی ہے، مخلوق کے ساتھ لین دین کی مشقت سے آزاد کر دیتی ہے، لوگوں سے معاملات میں الجھنے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے جھگڑوں اور لوگوں کو خوش رکھنے کی مجبوری سے نجات دے دیتی ہے۔

خلوت کی محبت سے نفس میں گمنامی اور لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، اور یہی سچائی کا پہلا راستہ ہے، جس سے اخلاص جنم لیتا ہے۔ خلوت کی محبت سے لوگوں کو جاننے کی رغبت کم ہو جاتی ہے، اللہ پاک سے انس پیدا ہوتا ہے اور اہلِ ذکر کے علاوہ دوسروں کی مجلسیں بوجھ محسوس ہونے لگتی ہیں۔

خلوت کی محبت طبعی اور بے تکلف خاموشی عطا کرتی ہے، نفس کی خواہشات پر قابو (جو اصل میں صبر ہے) نصیب ہوتا ہے، اور اسی سے حلم اور بردباری ظاہر ہوتی ہے۔ خلوت کی محبت بندے کو اپنی اصلاح میں مشغول کر دیتی ہے، دوسروں کے تذکرے میں اس کی دلچسپی کم ہو جاتی ہے اور وہ اس فتنہ خیز معاشرے سے سلامتی کا طلبگار بن جاتا ہے۔

خلوت کی محبت سے (اخروی) غموں اور فکروں میں اضافہ ہوتا ہے، اور انہی میں سے وہ فکر پیدا ہوتی ہے جو افضل ترین عبادت ہے، اور اس کا سرچشمہ خالص ذکرِ الٰہی ہے۔

خلوت کی محبت سے بندے سے ایسے اعمال صادر ہوتے ہیں جو لوگوں کی

نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں مگر اللہ پاک کے حضور ظاہر ہوتے ہیں؛ ایسے اعمال قلیل بھی ہوں تو کافی ہوتے ہیں اور ان کی بنیاد سچائی پر ہوتی ہے۔

خلوت کی محبت دنیاداروں کی غفلت سے بیداری پیدا کرتی ہے اور خاص وعام کی بے فائدہ خبروں سے بے نیازی عطا کرتی ہے۔ خلوت کی محبت ریاکاری اور لوگوں کے سامنے بننے سنورنے کو کم کر دیتی ہے، اور یہی اخلاص کے اسباب میں سے ہے جو خالص سچائی ہے۔

خلوت کی محبت جھگڑے اور بحث و تکرار کو ترک کرا دیتی ہے اور ان دونوں کو ترک کرنا سرداری کی خواہش کو ختم کرتا اور بندے کو سچائی تک پہنچا دیتا ہے۔ خلوت کی محبت لالچ کو مار ڈالتی ہے اور حرص اور دنیا کی رغبت جیسی تمام جڑیں کاٹ دیتی ہے اور اسی میں عمل کی قوت پوشیدہ ہے۔

خلوت کی محبت غضب میں کمی، غصے کو پی جانے کی طاقت، کینے اور بغض کے خاتمے اور صاف دل کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرتی ہے۔ خلوت کی محبت دل کی نرمی اور رحمت کو جنم دیتی ہے، جو سختی اور قساوت کو مٹا دیتی ہیں۔

خلوت کی محبت نعمتوں کی یاد، شکر کی توفیق مانگنے اور اطاعت میں اضافہ کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ خلوت کی محبت عمل کی حلاوت، دعا میں نشاط، دل کے غم، عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ پاک کے حضور گڑگڑانے کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔

خلوت کی محبت قناعت، توکل، بقدرِ کفایت پر راضی رہنے اور پاک دامنی کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہونے کی دولت عطا کرتی ہے۔

خلوت کی محبت نفس کو دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور اللہ پاک سے ملاقات کا شوق پیدا کرتی ہے، اور یہ اللہ پاک سے حسنِ ظن اور دین میں کمی کے خوف کے راستے سے حاصل ہوتا ہے۔

خلوت کی محبت دل کو زندگی، اس کے نور کو روشنی، بصیرت کو دنیا کی حقیقتوں کے ادراک کی قوت دیتی ہے اور بندہ اپنے دین میں کمی بیشی کو پہچاننے لگتا ہے۔

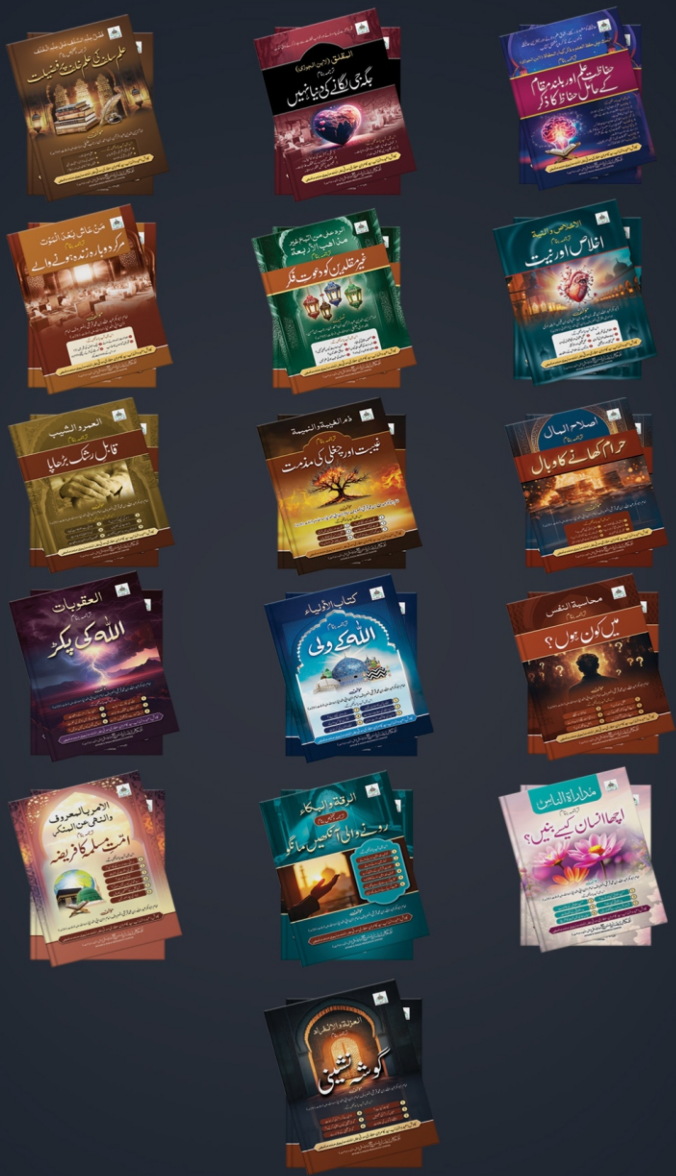
خلوت کی محبت لوگوں کے ساتھ انصاف، حق کا اعتراف، نفس کو تواضع کے ذریعے پست رکھنے اور ظلم وزیادتی چھوڑنے پر آمادہ کرتی ہے۔

خلوت کی محبت فتنوں کے نازل ہونے کا خوف پیدا کرتی ہے جن میں دین کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، اور اسی خوف سے موت کی آرزو بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ کہیں ایمان چھن نہ جائے۔

خلوت کی محبت لوگوں سے وحشت، ان کی باتوں سے بوجھل پن، اور رب العالمین کے کلام یعنی قرآن کریم سے انس عطا کرتی ہے؛ وہی قرآن جسے اللہ پاک نے مومنوں کے لئے نور اور شفا، اور منافقوں کے لئے حجت اور وبال بنایا ہے۔

اس لئے تم قرآن کو اپنا سہارا بناؤ جس کی طرف تم لوٹو، اپنا قلعہ بناؤ جس

کے ذریعے تم محفوظ رہو، اپنا غار بناؤ جس میں تم پناہ لو، اپنا رہنما بناؤ جس سے تم ہدایت پاؤ، اپنا شعار اور اوڑھنا بچھونا، اپنا طریقہ اور اپنی راہ بنالو۔ جب تم پر راستے مشتبہ ہو جائیں، امور الجھ جائیں، تم اپنے معاملے میں حیران ہو جاؤ اور تمہارا سینہ تنگ ہو جائے تو قرآن کے عجائبات کی طرف لوٹ آؤ جس میں کوئی حیرت باقی نہیں رہتی۔ اس کی ترغیب و ترہیب، وعدہ و وعید اور شوق دلانے والی آیات میں غور کرو، ان امور پر نظر کرو جن کی طرف اللہ نے مومنوں کو بلایا ہے: اطاعت اور معصیت سے اجتناب۔ یوں تم اپنی حیرت سے نکل آؤ گے، جہالت سے لوٹ آؤ گے، تنہائی کے بعد انس پاؤ گے، کمزوری کے بعد قوت حاصل کرو گے۔ مخلوق کو نہیں بلکہ قرآن کو اپنا رہنما بناؤ، تم بھی کامیابیوں کے ساتھ کامیاب ہو جاؤ گے۔ قرآن کو شعر کی طرح بے توجہی سے نہ پڑھو، اس کے عجائب پر ٹھہرو، اور جو بات تم پر مشکل ہو اسے اس کے جاننے والے (اللہ پاک) کے سپرد کر دو، اور طاقت و قدرت صرف اللہ بلند و برتر کے لئے ہے۔



مکتبہ افکارِ رضا

MAKTABA AFKAR-E- RAZA

/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786

+923155322470 /IAMKAMRANMADANI